بسم اللہ الرحمن الرحیم
جملہ حقوق بحق مرتب کنندہ محفوظ ہیں
یا حیی
یا قیوم
ھذہ شجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء
شجرہ نسب
از حضرت آدم علیہ السلام
تا
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
و
نیازی پٹھان و قطب شاہی اعوان
مرتبہ
حاجی خلاص خان سہراب خیل
ریٹائرڈ ایس وی ٹیچر ایم بی ہائی سکول میانوالی شہر
معاون اشاعت محمد اقبال خان نیازی سرور خیل
کتابت
مطبوعہ
میانوالی پریس میانوالی
تعداد
ایک ہزار
ہدیہ ۱۰ روپے
تاریخ اشاعت یکم مارچ ۱۹۸۴ء

عرصہ دراز سے یہ خامی چلی آتی تھی کہ مختلف خاندانوں کے شجرۂ نسب کے متعلق کسی کو کچھ علم نہ تھا۔ کہ ہمارے بزرگان کس خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ حتیٰ کہ کئی حضرات کو باپ دادا سے اوپر کسی کا نام تک نہیں آتا تھا۔ اس طرح بندہ نے شجرہ نسب کو غلط ملط ہوتے ہوئے دیکھا۔ تو اس ضرورت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے عرصہ سات سال سے اپنی تحقیقی کاوشوں کو بروئے کار لاکر یہ شجرۂ نسب مرتّب کیا ہے۔

جس میں میری محمد اقبال خان ولد خان بہادر سلطان خان ذیلدار و آنریری مجسٹریٹ درجہ دوم و اہلِ جرگہ نے کافی حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔

صوبیدار غلام حسین خان و عبدالغفار خان نے تلاشِ شجرہ میں امداد فرمائی ہے۔ یہ شجرۂ نسب خلیفۂ اول بابا حضرت آدمؑ سے لیکر ابراہیم علیہ السلام تک اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام و حضرت اسحاق علیہ السلام کے خاندانوں تک کی وضاحت کی گئی ہے۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام سے قریش خاندان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک حضرت اسحاق علیہ السلام سے اصحابِ قیس عبدالرشید و نیازی خان تک بڑی چھان بین کے بعد لکھا گیا ہے۔ نیازی خان کے دو بیٹے یعنی خاکی خان و جمال خان کی نسلوں کی وضاحت کی گئی ہے۔ باقی تواریخی نوٹ و سندات جو میری معلومات میں آسکے ہیں۔ وہ ساتھ لکھ دیئے گئے ہیں۔ تاکہ قارئین کرام کی معلومات میں اضافہ ہوسکے یہ نوٹ گزٹیئر پنجاب گورنمنٹ پنجاب گورنمنٹ و اسلامی تواریخ پرائیویٹ خاندانی سندات سے حاصل کئے ہیں۔ جیسے سرور خان و سہراب خان و نواب خان کی سندات خالصہ گورنمنٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ موضع تاجے والا علاقہ کچھی۔ ادریس والہ موچھ ہرو و تھلہ۔ ڈھرال والہ نارو موضع بلوخیل وغیرہ کا پنجوترہ جنطی۔ پنج دندی وغیرہ وصول کرکے ان سرداران کو ملتی تھی۔ باقی خالصہ گورنمنٹ کو دی جاتی تھی۔ ان سندات کی نقلیں شامل ہیں اس طرح ایک سند میں احمد شاہ ابدالی نے عیسیٰ خیل کے دلیل خان کو خانی کا رتبہ عطا کیا۔ اور تین ہزار روپے سالانہ تنگ شاہی مقرر ہوا۔ اور ۶ ہزار روپے کی جاگیر ملی اور ایک خنجر بھی انعام میں دیا۔ جو آج تک موجود ہے۔ عیسےٰ خیل خاندان جو خانزے خیل کہلاتے ہیں۔ گورنمنٹ برطانیہ کے دور میں اس خاندان نے کافی ترقی کی ہے۔ خاندان شروع سے سردار چلا آتا ہے۔ اس طرح سرور خیل خاندان کے دو افراد بھی گورنمنٹ برطانیہ کے دور میں قابلِ ذکر ہیں۔ ایک خان بہادر سلطان خان ذیلدار و اہلِ جرگہ و آنریری مجسٹریٹ درجہ دوم اور دوسرا رسائیدار فتح خان نمبردار موضع بلوخیل اسیسر اہلِ جرگہ ضلع میانوالی تھے۔ سرور خیل خاندان کی سرداری کا عرصہ تقریباً سو سال تک معلوم ہوتا ہے۔ اس طرح نیازی خان سے نویں پشت پر بلو خان سردار تھا۔ اس کے پانچ بیٹوں چھٹا حقیقی بھائی بائی خان وڑھی عالم خیل و ساتواں حقیقی چچا علی شیر خان وڑھی علی شیر خیل بلکہ یہ بلوخیل کہلاتے ہیں۔ بس بندہ ضعیف العمری کی وجہ سے آخری موجودہ دو نمایاں ہستیاں ضلع میانوالی کی مولانا عبدالستار خان نیازی و خان امیر عبداللہ خان آف روکھڑی کے مختصر سے شجرۂ نسب پر ختم کرتا ہے۔ اور چند رموزِ تصوّف و زرّیں اقوال اولیائے کرام لکھ دیئے ہیں ممکن ہے اولیاء کرام و بزرگان دین میرے حق میں دعا فرمادیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے۔ آمین ثم آمین

دعاگو،
خلاص خان سہراب خیل
میانوالی شہر

نوٹ نمبر ۱ :۔ حضرت آدم علیہ السلام بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے ہیں۔ دو دانے گندم کے کھانے کے عوض آٹھ بہشتوں کو چھوڑ کر پہاڑی جدہ پہ اتارے گئے۔ کئی سالوں تک اپنی بیوی حوا سے جدا رہے۔ ایک دن منا کے مقام پر جہاں آجکل مسجد حنیف بنی ہوئی ہے۔ اس جگہ ایک چٹان پر کھڑے ہو کر دعا مانگی کہ اے اللہ! مجھے اپنی بیوی ملا تو اللہ تعالےٰ نے دعا قبول فرمائی۔ تین میل چلے ہوں گے کہ عرفات کے مقام پر اپنی بیوی حوا مل گئی۔ اسلئے ملنے والی جگہ کا نام عرفات پڑ گیا۔ کہ عرفات کے معنی ملنے کی جگہ وہاں دو رکعت نماز شکرانہ ادا کی۔ جہاں آجکل مسجد نمرہ بنی ہوئی ہے۔ اسی مسجد میں شاہی امام خطبہ پڑھتا ہے۔ اور دو رکعت نماز حاجی صاحبان کو پڑھاتے ہیں۔ ظہر و عصر کی نماز اکٹھی پڑھائی جاتی ہے۔ بابا آدم کا رنگ گندمی چہرہ گول قد ۶۰ گز عمر ایک ہزار سال سے یعنی پچاس سال کم تھے ۹۵۰

دعا کے الفاظ

اے اللہ! اپنے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے مجھے اپنی بیوی ملا۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی کہ میرے محبوب کا کیسے پتہ چلا تو میں نے کہا کہ عرش معلےٰ پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا ہوا تھا۔ تو میں نے سمجھا کہ محمد رسول اللہ اللہ کے محبوب ہیں۔ جو اپنے نام کے ساتھ لکھا ہے۔

نوٹ نمبر ۳ :۔ پٹھانوں کا شجرۂ نسب اسحاق علیہ السلام سے شروع ہوتا ہے۔

نوٹ نمبر ۲ :۔ اخنوخ زیادہ درس و تدریس کی وجہ سے پڑ گیا۔ ورنہ اصل نام […] قرآن شریف میں ادریس تھا اسکی عمر ۳۶۵ سال […]

نوٹ :۔ ترک ان کی اولاد چین و ترکستان ختن میں پھیل گئی۔ ان علاقوں کے باشندگان ترک کہلاتے ہیں انہیں ترک قبائل میں ایک قبیلہ کا نام سلجوقی کہا جاتا تھا۔ اسلئے سب سے پہلے اسلام قبول کیا ہے ان میں طغرل و الپ ارسلان وغیرہ بڑے عالیجاہ سلاطین گزرے ہیں۔ ان سلجوقی [illegible] سلطان اور خراسان کی جانب جانے سے پہلے ترکستان کے درمیان دو [illegible] قبیلے نامزد ہوئے جنکے نام [illegible]

یہ الجہ خان شخص کے دو توام متولد تھے۔

نوٹ :۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ۸۶ سال کے تھے جب حضرت اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے۔ حضرت اسماعیلؑ کی شادی بنو جرہم کے سردار مضاض کی بیٹی سے ہوئی جو عرب پر حکمران تھا۔ حضرت اسماعیلؑ کی ایک بیٹی اور بارہ بیٹے تھے۔ اور بیٹی کی شادی حضرت اسحاق علیہ السلام کے بیٹے عیسُو سے ہوئی تھی اور حضرت اسماعیلؑ کی عمر ۱۳۷ سال تھی۔ وفات مکہ میں ہوئی اور اپنی والدہ ہاجرہ کے پاس دفن ہوئے۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام جو مائی ہاجرہ کے بطن سے پیدا ہوئے جو حضرت ابراہیمؑ کی دوسری بیوی تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں ہیں۔

حضرت یعقوب علیہ السلام

پہلی بیوی لیاہ — دوسری بیوی راحیل — تیسری بیوی زلفہ — چوتھی بیوی بلہا

روبن، شمعون، لاوی، یہودہ، اشکار، زبولون، حضرت یوسف علیہ السلام، بن یامین، جد، آشر، ؟، دان، نفتا

نوٹ :- پہلی بیوی لیاہ سے چھ بیٹے دوسری بیوی راحیل سے دو تیسری بیوی زلفہ سے دو اور چوتھی بیوی بلہا سے دو بیٹے تھے۔ پہلی بیوی لیاہ اور دوسری بیوی راحیل یہ دونوں سگی بہنیں تھیں۔ جو حضرت یعقوب کے ماموں لابان کی بیٹیاں تھیں۔ جو اس وقت دو سگی بہنیں نکاح میں ممنوع نہ تھیں۔

عیسو
موص یا عوص
زراح یا زارح
حضرت ایوب علیہ السلام
ان کی اولاد بنی اروم کے نام سے مشہور ہوئی۔

قیدار کی اولاد سامنے سے نیچے

ازرخ – ناجب – معقر – شہام – اُقتادہ – میلے – حسان – عنان – ارعو – ہری – لین – حمران – الرعا – عُبید – عنف – عسقی – ماحی – ناحور – فاجم – کارح – بدران – یلدرم – حسرا – نابل – ابی العوام – متادیل – برو – عوص دوم – سلامان اوّل – الہمیع اوّل – اود اوّل – عدنان اوّل ۲۶ قبل مسیح – معد اول ۵۹۹ – جال – نابت – سعدہ – الہمیع دوم – اُود دوم

اود دوم – اد – عدنان دوم – معد دوم – نزار – مضر – الیاس – مدرکہ – خزیمہ – کنانہ – نضر – مالک – فہر

بنو غالب :- ان کے خاندان کا چمن خوب

پھولا پھلا ہے۔ قریش کے دس خاندان اسی چمن کے نونہال ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔ (۱) بنو ہاشم۔ (۲) بنو امیہ۔ (۳) بنو تیم۔ (۴) بنو عدی (۵) بنو مخزوم (۶) بنو اسد۔ (۷) بنو عبدالدار (۸) بنو نوفل (۹) بنو جمیح (۱۰) بنو سہم۔ (۱۱) ان خاندانوں نے بہت سے مشاہیر پیدا کئے ہیں۔ اوّل بنو ہاشم سے رسالت مآب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت علیؓ۔ حضرت حمزہ حضرت عباس۔ حضرت عبدالمطلب۔ حضرت ابوطالب۔ وغیرہ۔

دوم بنو امیہ خاندان سے حضرت عثمان غنیؓ۔ حضرت امیر معاویہؓ۔ حضرت ابوسفیانؓ۔ حضرت اُمّ المومنین ام حبیبہؓ حرم شریف خاندان سلاطین۔ دمشق۔ و اندلس و سپین ہیں۔

سوم خاندان بنو تیم سے حضرت ابوبکر صدیقؓ۔ حضرت طلحہؓ حضرت عمر بن عبداللہ۔ حضرت عبداللہ بن جدعان وغیرہ

چہارم بنو عدی خاندان سے حضرت عمر فاروق اعظم۔ حضرت سعید بن زیدؓ جو عشرہ مبشرین میں سے تھے۔

پنجم :- بنو مخزوم سے حضرت ام المومنین ام سلمہ حضرت خالد بن ولیدؓ۔ حضرت ابوسلمہؓ۔ حضرت عیاش بن ربیعہؓ۔ ولید بن مغیرہ۔ عقبہ اور ابوجہل وغیرہ

ششم :- بنو اسد سے حضرت زبیرؓ عوام حضرت ام المومنین حضرت خدیجہؓ۔ حرم محترم۔ رسالت مآب

ہفتم :- بنو نوفل سے ورقہ بن نوفل۔ ہشتم بنو عبدالدار سے حضرت مصعب بن عمیر۔ حضرت عثمان بن طلحہؓ

نہم بنو سہم سے حضرت عمرو بن العاصؓ فاتح مصر۔ حضرت ہشام بن العاص۔ عاص بن وائل جو بہت دولت مند اور کثیر الاطفال تھے۔ دہم بنو جمیح سے حضرت عثمان بن مظعونؓ۔ حضرت ابو محذورہؓ مؤذن رسول کریم صفوان بن اُمیہ۔ حضرت خالد بن ولید نے ۱۲۵ جنگیں لڑیں۔ یہ بنی مخزوم کے سردار ولید کے ہاں سن ہجری سے ۲۱ برس پہلے پیدا ہوئے تھے۔

نوٹ ۵ :- فہر بن مالک :- شجرۂ نسب خالد بن ولید جس کو حضور نے سیف اللہ کا خطاب دیا تھا۔

تاریخ حضرت علامہ ملا مُراد بہاروی حمیدیہ پریس دہلی ۱۹۳۷ء تاریخ ہائے علامہ ابن خلدون و طبری۔ الغابہ وغیرہ سے منتخب کر کے لکھا ہے۔ کہ قریش ایک بڑی مچھلی کا نام ہے۔ جو تمام دریائی مچھلیوں کو کھا جاتی ہے۔

لہٰذا قوتِ غلبہ کے لحاظ سے یہ خود قریش کہنے لگے۔ اسلئے یہ نام پڑ گیا۔ علامہ ابن خلدون نے لکھا ہے۔ کہ قریش کا بانی فہر بن مالک ہے۔

اس کے تین لڑکے تھے۔ (۱) مہارب (۲) حارث۔ (۳) غالب۔ محارب و حارث کی نسل کو بہت شہرت حاصل ہوئی۔ لیکن پھر بھی بڑے بڑے مشاہیر اسلام نظر آتے ہیں۔ جیسے عشرہ مبشرین ہیں۔ نمایاں حضرت ابوعبیدہ ابن الجراح نظر آتے ہیں۔ ان کے ماسوائے عبدالملک بن قیطی والئے اندلس اور عقبہ بن نافع فاتح افریقہ وغیرہ بنو حارث سے ہیں۔ اور بنو محارب میں کرز بن جابرؓ۔ ضحاک بن قیس۔ اور ضرار بن خطاب وغیرہ ممتاز ہیں۔

فہر
- حارث
  - الجراح – ابوعبیدہؓ
  - قیطی والیٔ اندلس – عبدالملک
  - نافع – عقبہ فاتح افریقہ
- مہارب
  - قیس – ضحاک – جابرؓ – کرز
  - خطاب – ضرار
- غالب
  - لوئی
    - عامر
    - کعب
      - عدی – قداح – قرط – رباح – عبدالعزیٰ – خطاب – حضرت عمر فاروقؓ
      - مرہ
        - تیم – سعد – کعب – عمرو – عامر – ابوقحافہ عثمان – حضرت ابوبکر صدیقؓ (کا اصل نام عبداللہ اور عتیق لقب تھا) – عبدالرحمان، عبداللہ، عاصم
        - کلاب – قصی
          - عبدالعزیٰ – اسد – خویلد – حضرت خدیجہؓ
          - عبدالمناف
            - عبدالشمس
            - ہاشم – عبدالمطلب
              - ابولہب، حارث، زبیرؓ، حضرت عباسؓ، امیر حمزہؓ، ابوطالب، حضرت عبداللہؓ
              - نوفل، عبداللہ، عبداللہ
              - حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم – قاسمؓ
              - حضرت علیؓ – امام حسنؓ، امام حسینؓ
              - جعفرؓ طیار – عبداللہ، عبدالحمید
              - حضرت عقیلؓ – محمد – عبداللہ

حضور کو بہت سی عورتوں نے دودھ پلایا مگر سب سے زیادہ پرورش دائی حلیمہ نے کی تھی

عبدالمناف کا بیٹا عبدالشمس ہے

عبدالشمس
- امیہ
  - حرب
  - ابوالعاص
    - حکم – مروان
    - عفانؓ – حضرت عثمانؓ
  - صفوان
- حبیب – ربیعہ – کریز – بنت اروی حضرت عثمانؓ کی والدہ

مروان – عبدالعزیز، عبدالملک، محمد

عبدالملک کی کنیت ابوالولید تھی۔ مروان الحمار بنی امیہ کا آخری بادشاہ تھا۔ عبدالملک نے اپنے بیٹے ولید کو ولی عہد بنایا۔ دوسرا سلیمان مقرر کیا تھا

ولید، سلیمان، یزید، ہشام، مروان، مسلمہ

محمد – ابراہیم، یزید ناقص

یعقوب

عبدالملک کا بیٹا سلیمان ۲ بیٹا نمبر ۳ یزید
ایوب — عبدالواحد
سلیمان — ولید

بیٹا نمبر ۴ ہشام
معاویہ — ولید
عبدالرحمان

بنی امیہ کا بیٹا نمبر ا حرب
ابی سفیان
امیر معاویہ کاتب الوحی — یزید — زیاد
زیاد: عبیداللہ
امیر معاویہ: یزید — عبدالرحمان
یزید: خالد — ابومسلم — معاویہ

مروان کا بیٹا نمبر ا عبدالعزیز
حضرت عمر
عبدالملک — عبدالعزیز

نوٹ نمبر ۱: سلیمان بن عبدالملک پر مرض الموت کا غلبہ ہوا۔ اسکی نسل میں رجا بن حیات کے مشورہ سے عمر بن عبدالعزیز کو ولیعہد مقرر فرمایا۔ اور اپنے وصیت میں یہ بھی لکھدیا کہ عمر کے بعد میرا بھائی یزید بن عبدالملک ولیعہد ہوگا۔ وصیت نامہ لکھ کر بند کرکے اوپر مہر لگادی۔ اور رجا کو دیدیا۔ رجا نے لوگوں کو بند لفافہ پر بیعت لے لی۔ اور کہا کہ اس بند لفافہ میں جس کا نام ہوگا۔ اسی طرح عمل کیا جائیگا۔ چنانچہ ایسا ہوا۔

نوٹ ۲: حضرت عمر بن عبدالعزیز کی والدہ ام عاصم بنت عاصم بن عمر بن خطاب تھیں۔ یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی تھیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز خلیفہ عبدالملک کا داماد یعنی بیٹی فاطمہ کا خاوند تھا۔ یعنی فاطمہؓ خلیفہ مروان کی پوتی خلیفہ عبدالملک کی بیٹی اور خلیفہ ولید، خلیفہ سلیمان، خلیفہ یزید، خلیفہ ہشام کی بہن تھیں۔

حضرت آدم علیہ السلام سے بائیسویں پشت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوتے ہیں۔

نوٹ نمبر ۳: یزید نے خط لکھا۔ عبیداللہ بن زیاد والیٔ عراق کو کہ امام حسینؓ کا مقابلہ کرو۔ اور یزید نے ۴ ہزار فوج کی نفری کا لشکر عمر بن سعد ابی وقاص کی سرکردگی میں روانہ کردیا۔ امام حسینؓ نے عمر بن سعد کے سامنے یہی باتیں پیش کیں اول صلح۔ دوم واپسی۔ سوم یزید سے ملاقات کرنے دیں۔ لیکن عمر بن سعد نے تینوں باتیں ٹھکرا کر شہید کردیا۔ آپ کا سر مبارک طشت میں رکھ کر ابن زیاد والیٔ عراق کے سامنے پیش کردیا۔ امام حسینؓ کے سب ساتھی شہید ہوگئے۔ تو تمام شہداء کے سروں کو یزید کے پاس دارالسلطنت میں بھیج دیئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام
حضرت اسحاق علیہ السلام
حضرت یعقوب علیہ السلام

اشر — جد — حضرت یوسف — بن یامین — یہودا — روبن — شمعون — لاوی — اشکار — ریولون — دان — نفتالی

حضرت یوسف: افراہیم — نون — حضرت یوسع
یہودا: مرزخ — فارص — تمر — زارح
مرزخ: عیس المعروف افرح — عتبہ المعروف شعیب — تانخ — قیس — حضرت طالوتؑ — سارول — ارکیہ (ارمیہ یا) — قنفان (افغان یا) — سلیم — منڈول — ارزند — تارخ — عاقل — لہوی — علال المعروف ولانیب — الہی — قرواز — ہارون المعروف دون
لاوی: قاہت — عمران
عمران: حضرت ہارون — حضرت موسیٰؑ
حضرت ہارون: القانہ — سموئیل
سموئیل: یوایل — ابیاہ

ہارون المعروف دون
العیزر — الشموئل
العیزر: فنحاص — غازر — یاسین — الیاس
الشموئل: علیم — قیس — مہاس المعروف مہال — حذیفہ المعروف علیم — عمال المعروف قیس — کرم قارو — نہلول صلاح — عتیم المعروف شلع — قارون المعروف ہول — صلاح المعروف عتیق — سلم المعروف زمان

نفتالی: بہلول — سکندر — عتیق المعروف علا دھر — زمان المعروف ستیم — عتبہ المعروف سکندر — جندہر سلول — مرہ المعروف عیس ورال — نعیم المعروف قیس عبدالرشید — شرابین
شرابین: غرغشت — شرخبون — بٹن
ترین — مدش بین — کاجن
شرخبون: شرانئے — سپین
شرانئے: شکمان
سپین: طور — سلطان ابراہیم — ابدال
سلطان شہاب الدین المعروف شاہ فخرالدین
جلال الدین المعروف شعیب
جمال الدین سمرقند میں سکونت پذیر تھے
شاہ فخرالدین اچھا شجاع بادشاہ تھا
شاہ حسین غوری والدین ناراض ہوکر چلا گیا تھا۔

بی بی متو
ابراہیم لودھی اسکو لودھی کا لقب نانے دیا تھا
نیازی خان — خور — غلجہ — لوہانی — مروت

نوٹ نمبر ۴: اصل عبدالرشید کے نام سے مشہور تھے۔ پٹھان کا لقب حضورؐ نے خالد بن ولید اور قیس عبدالرشید کو بعد فتح مکہ دیا تھا۔ پٹھان کے معنی سخت۔ جنگجو۔ لڑاکے۔ پٹھانوں کے دو فرقے یہاں سے شروع ہوتے ہیں۔ قیس عبدالرشید کی اولاد نیازی پٹھان ہیں۔ اور دیگر پٹھان خالد بن ولید کی اولاد ہیں۔
قیس عبدالرشید و خالد بن ولید کی اولاد تھے۔ آپس میں ونٹہ سٹہ کے رشتے کرتے۔ دونوں پر پٹھان کا لفظ مشہور ہوا جن کو افغان کہتے ہیں۔ قیس بن ولال لغداد میں سکونت پذیر تھے۔ قد ۸½ فٹ۔ چھاتی ۴½ فٹ بڑے نیل قد اور بہادر جوان تھے۔
عاشق رسول تھے۔ دونوں سرداروں کو حضورؐ نے پہاڑی علاقہ میں تبلیغ اسلام کے لئے بھیجا۔ اور فرمایا خبردار تابعدار رہنا۔ اسلام سکھاؤ۔ اور سرداری کرو۔

تاجہ خان کا بیٹا نمبر ا دُزہ خان
محمد خان کا بیٹا نمبر ۲ محمد اشرف خان
فتح خان
دلاور خان
کلاخان
جہان خان
عبدالرحمان خان
جنرل محمد امیر عبداللطیف خان
احمد خان
گل خان
اکبر خان
سوڑاخان
محمد خان
نور خان
شیر خان
مقرب خان
احمد خان
یعقوب خان
غلام حسن
محمد اعظم
عبدالعزیز خان
احمد خان
محمد خان
بلوخان کا بیٹا نمبر ۱ خان بیگ خان
بلوخان کا بیٹا نمبر ۲ مراد خان
بلوخان کا بیٹا نمبر ۳ جوگی خان دڑھی پنون خیل
فاضل خان
بابو
سپاہی
یاکی
پنون خان
سلیم خان
داد خان
شہباز خان
اسماعیل خان
گل خان
عمر خان
محمد خان
احمد خان
علی خان
غلام حسن
ابراہیم کا بیٹا نمبر ۲ نور خان
جعفر خان
ابراہیم خان
حسین خان
صلابت خان
روز خان
نور خان
حلیم خان
روزی کا بیٹا نمبر ا محمد خان
مقرب خان
مظفر خان
ابراہیم کا بیٹا نمبر ۳ حلیم خان
محمد خان
گلن
علی خان
ظریف خان
فتح خان
شیر خان
جعفر خان
عالم خان
نور خان
سکندر خان
عطا محمد
خضر حیات
غلام محمد خان
محمد حیات
علی خان کا بیٹا محمد خان نمبر ا
اشرف خان
پہلوان خان
محمد خان کا بیٹا نمبر ۲ پہلوان
فتح خان مہر خان
سکندر خان
حلیم خان
مہربان خان
اقبال خان
غلام قاسم

میرفراز کا بیٹا نمبر ۲ اکبر خان
اکبر خان
اعظم خان
عالم خان
رستم خان
احمد خان
شیر خان
غازی خان
شیر بہادر
قاسم خان
جہانگیر خان
امیر خان
عبدالامیر
میم خان
افضل خان
عمر خان
امیر عبداللہ
شیر خان کا بیٹا نمبر ۱ محمد خان
بہادر خان
احمد خان
نور خان
محمد خان
عالم خان
سلطان خان
یعقوب خان
یارو کا بیٹا نمبر ۲ مہر خان
حلیم خان
محمد خان
مقرب خان
اسماعیل خان
خلیل خان
امیر خان
بازگل خان
نصیر خان
فتح خان
رستم خان
محمد خان
شاہ سولی خان
نور خان
دوست محمد
غلام حسن
غلام حسین
خان مظفر
یار محمد
خلاص خان
جہان خان
امیر خان
بہرام کا بیٹا نمبر ۲ نیازی
احمد خان
زر خان
عمر خان
خان گل
یار محمد
غلام حسن
امیر خان
جہانگیر خان
فتح خان
خلیل
سلطان
اسماعیل
دوست محمد
محمد عظیم
عبدالکریم
عبدالرحیم
عبدالمجید
محمد اقبال
وڑھی علی شیر خیل
اسماعیل خان کا بیٹا نمبر ۲ علی شیر خان
کشہ خان
سلطان خان
جابون خان
لوک خان
فتح خان
ربنواز
داود خان
ولی داد
مل بیگ خان
لال بیگ
جعفر خان
شیر مان خان
نواز
مہر خان
عالم شیر
ولا امیر خان
گل شیر
واج میر
محمد خان
خان بیگ
شادی بیگ
خان بیگ شیر خان
مہر خان
نواب خان
عباس خان
اکبر خان
شاہ بیگ
نور خان
اشرف خان
محمد اعظم خان
محمد حسن
گلباز
عظیم خان
احمد خان
محمد خان
ظریف خان
مقرب خان
حسن خان
حسین خان
محمد نواز
محمد خان
جہانگیر خان
فتح خان
شیر زمن
ثمر خان
ربنواز
شاہ دل
عطاءاللہ
فیض اللہ
محمد عظیم خان
شاہ ولی خان کا بیٹا نمبر ۱ مظفر خان نمبر ۲ سرفراز خان نمبر ۳ خان بیگ خان
محمد نواز خان
محمد انور
محمد حیات
عمر حیات
محمد اعظم
محمد اشرف
عبدالمجید
محمد اقبال خان
عبدالرشید
عبداللطیف
عبدالمجید
خان بیگ خان کا بیٹا نمبر ۱ نور خان
محمد خان
نواز خان
دلیل خان
سکندر خان
حیات خان
احمد خان
عبدالرحمان
عطا محمد
خان بیگ خان
سرفراز خان
مظفر خان
قادر خان
امیر خان
دوست محمد
غلام محمد
نور خان
امان اللہ خان
اکرام اللہ
ظفر اللہ
فیض اللہ
عمران خان
امان اللہ
سیف اللہ
حمید اللہ
عطاءاللہ
سلطان محمود
حبیب اللہ
محمد ظفر اللہ
عطا محمد
خان محمد
محمد حیات
محمد فاروق
محمد اقبال
عطا محمد
محمد افضل
محمد اسلم
سرفراز
اکرام اللہ
ظفر اللہ
نذیر خان
ناصر
جاوید
عبدالعزیز
عبدالمجید
گل جہان
محمد خان
خان محمد
احمد خان
عنایت اللہ
محمد رفیع اللہ

محمد خان کا بیٹا نمبر ۲ حسن خان
نجابت
علی خان
محمد خان
غلام محمد
شاہ عالم
فورنگ خان
عبداللہ
غلام حسن خان
فیض محمد
حقنواز
حبیب اللہ
محمد خان
غلام سرور
ذوالاقبال
کریم نواز
عطا محمد خان
دوست محمد
محمد اکرم
محمد اسلم

احمد خان کا بیٹا نمبر ۳ غلام حسین
عظمت خان
احمد خان
غلام محمد
شاہنواز
شیر خان
سعد اللہ خان
عطاء اللہ

نوٹ نمبر ۱۲ : مختصر حالات

جب احمد شاہ ابدالی کابل کا تخت نشین ہوا۔ تو سنہ ۱۱۵۱ ہجری میں احمد شاہ ابدالی کے دربار سے رتبہ خانی میلے خیل کے دلیل خان کو عطا ہوا۔ اور تین ہزار روپیہ سالانہ لنگ شاہی مقرر ہوا اور دلیل خان کو ملک تبوں و میلے خیل سے بقدر 6000 چھ ہزار روپے کی جاگیر ملی۔ دلیل خان ایک زمین کے جھگڑے میں مخدری خیل وہادین زیئی کے ہاتھوں مارا گیا۔ باپ کی جگہ خان زمان خان کو خانگی دی گئی۔ اکتوبر سنہ ۱۷۶۰ عیسوی میں جب احمد شاہ ابدالی یورش ہند کے واسطے روانہ ہوا تو خانزمان خان معہ دو سو سواروں کے ہمرکاب ہوا۔ خان زمان خان کو احمد شاہ ابدالی نے ایک خنجر انعام دی تھی۔ سنا ہے کہ اس وقت بھی خنجر ان کے پاس ہے۔ خانزمان خان کے بعد عمر خان کو خانی ملی۔ اس وقت میلے خیل کے رئیس خانزمان کی نسل ہیں۔ جو خانزمے خیل کہلاتے ہیں۔ اور احمد شاہ ابدالی جنوری سنہ ۱۷۶۱ء کو واپس چلا آیا۔

محمد خان کا بیٹا نمبر ۴ عثمان خان
صلابت خان
غازی خان
محمد خان
حافظ علی خان
احمد خان
عبدالرحیم
عبدالستار خان
احمد خان
موہانہ خانہ

حالات: جب مرہٹوں نے اطراف ہند کو تہس نہس کر دیا اور مسلمانوں پر جینا دشوار کر دیا۔ تو اس وقت شاہ ولی اللہ نے احمد شاہ ابدالی فرمانروائے افغانستان کو ایک طویل دردناک خط لکھ کر ہندوستان آنے اور مسلمانوں کو بچانے کی دعوت دی۔ اس میں ایک فقرہ ہے۔ کہ ہم محمد رسول اللہ کو سفارشی لاتے ہیں۔ ابدالی نے یہ خط پڑھتے ہی حملہ کا منصوبہ بنایا۔ اور یہاں پہنچ کر مرہٹوں سے فیصلہ کن لڑائی کرنے سے پہلے اطراف ہند کے مسلمانوں سرداروں سے رابطہ قائم کیا۔ ان میں سے ایک شخص ابراہیم گاردی بھی تھا جو مرہٹوں کے توپخانے کا انچارج تھا۔ بہت سے مسلمان سردار ابدالی سے آملے مگر ابراہیم گاردی نے یہ کہکر انکار کر دیا کہ مرہٹوں کا نمک کھایا ہے۔ انہیں چھوڑ نہیں سکتا۔ اکتوبر سنہ ۱۷۶۰ء سے جنوری سنہ ۱۷۶۱ء تک ابدالی اور بسواس راؤ مرہٹہ کی لڑائیاں جاری رہیں۔ آخری معرکہ میں بسواس راؤ اور اس کے ہزاروں ساتھی کام آئے۔ ابدالی نے ہندوؤں کی لاشوں کو ان کے مذہب کے مطابق جلوا دیا۔ مسلمان شہداء پورے احترام سے مدفون ہوئے۔ پھر قیدی پیش ہوئے۔ ان میں ابراہیم گاردی بھی تھا۔ ابدالی نے اُسے پوچھا کیا حال ہے۔ کہنے لگا جان فروش سپاہی ہوں۔ آپ جان بخشی کریں گے۔ تو اسی طرح حق نمک ادا کروں گا۔ ابدالی نے کہا جانفروشوں کی جان بخشی تو ہو سکتی ہے۔ لیکن ایمان فروشوں کی نہیں ہو سکتی۔ اس کے بعد حکم دیا کہ اس مرتد کو میری آنکھوں سے دُور کر دو۔ چنانچہ اُسے تہہ تیغ کر دیا گیا۔ ابدالی چاہتا تو یہاں سلطنت قائم کر سکتا تھا۔ لیکن اپنے جہاد کو رضائے الٰہی کے لئے رکھا۔

شجرہ نسب خاندان بنی اُمیّہ عہد حکومت ۹۲ سال

خاندان بنی عباسؓ عہد حکومت ۲۶۵ سال

کلاب
قصی الامری
عبدالمناف
بنی ہاشم
عبدالشمس
اُمیّہ
حبیب
ربیعہ
کریز
حرب
ابی العاص
صفوان
خالد
اروی حضرت عثمان کی والدہ تھی
ابی سفیان
امیر معاویہ کاتب الوحی
یزید
زیاد
عبیداللہ
یزید
معاویہ
خالد
ابو مسلم
حکم
مروان
عفان
حضرت عثمان غنی
عبدالعزیز
حضرت عمر
عبدالملک
محمد
مروان الحمار بنی امیہ کا آخری بادشاہ تھا
کنیت ابوالولید اسکے ۴ بیٹے تھے پہلا ولیعہد ولید دوسرا سلیمان مقرر کیا تھا

مروان کا بیٹا نمبر ۲ عبدالملک
ولید
سلیمان
یزید
ہشام
مروان
مسلمہ
ابراہیم
یعقوب
یزید ناقص
ایوب
عبدالواحد
سلیمان
ولید
ولید
معاویہ
عبدالرحمان

بنی ہاشم
عبدالمطلب
حضرت عباسؓ
عبداللہ
علی
محمد
علی
موسیٰ
علی رضا
ابراہیم
عباس
سفاح
المنصور ابوجعفر
مہدی محمد ابو عبداللہ
ہارون رشید اسکی بیوی زبیدہ تھی
موسیٰ المقلب ہادی
مامون الرشید
محمد امین الرشید
معتصم ابو اسحاق
قاسم
موسیٰ
المتوکل علی اللہ
المستعین باللہ
محمد ابوجعفر
ابو عبداللہ المعتز
موفق اللہ

مغیرہ
ہشام
ولید
ابوجہل
حارث
ولید
عکرمہ
بنت حنتمہ ابوجہل کی بہن اور حضرت عمر کی والدہ تھی حضرت عمر ابوجہل کے ماموں زاد بھائی تھے۔

نوٹ:- امیر معاویہؓ کو ابو عبدالرحمٰن کہتے تھے۔ اسلام میں پہلی نامزدگی خلیفہ کی امیر معاویہؓ نے اپنے بھائی زیاد کی کی۔ امیر معاویہؓ ۲۰ سال ملک شام کے گورنر اور ۲۰ سال ملک شام کے گورنر رہے۔ اور ۲۰ سال بحیثیت خلیفہ حکمران رہے۔ پھر اپنی زندگی میں اپنے بیٹے یزید کی ولیعہدی پر شام سے بیعت لی۔ یہ پہلا شخص ہے۔ جس نے اپنی زندگی میں بیٹے کے لئے بیعت لی ہے۔ یہ پہلا واقعہ ہے جو خلافت رسول کے خلاف عمل ہوا۔ امیر معاویہؓ کی والدہ کا نام ہند بنت عتبہ بن ربیعہ تھی۔ ہند بن مغیرہ کی بیوی تھی۔ اس کے خاوند نے بیوی پر زنا کی تہمت لگائی۔ اور اس کو کاہن یمن کے پاس لے گئے۔ ہند کے ساتھ چند عورتیں سب بیبیاں تھیں۔ ایک عورت کے سر پر ہاتھ رکھ کر نجومی نے کہا۔ کھڑی ہو جا۔ اس طرح دوسری اور تیسری عورت کے پاس آیا۔ یہاں تک کہ ہند کے سینے پر ہاتھ رکھ کر کہا اوصاف ہے۔ تو نے زنا کا ارتکاب نہیں کیا۔ اور تو ایک بادشاہ کو جنے گی۔ جس کا نام معاویہ ہوگا۔ یہ سن کر ہند کے خاوند فاکہ نے ہند کا ہاتھ پکڑ لیا۔ مگر ہند نے ہاتھ جھٹک دیا اور کہا کہ مجھ سے دور ہو میں قسم کھا کر کہتی ہوں۔ کہ کاہن کی یہ بات اگر سچ ہے۔ کہ میری قسمت میں بادشاہ کی ماں بننا ہے۔ تو وہ تیرے صلب سے نہ ہوگا۔ الحاصل فاکہ کو چھوڑ کر ہند نے ابو سفیان سے شادی کر لی۔ اور ان سے امیر معاویہ پیدا ہوئے۔

نوٹ:- یزید نے خط لکھا عبیداللہ بن زیاد والی عراق کو کہ امام حسین کا مقابلہ کرو۔ اور یزید نے ۴ ہزار نفری کا لشکر عمر بن ابی وقاص کی سرکردگی میں بھیجا۔ امام حسینؓ نے عمر بن سعد کے سامنے تین باتیں پیش کیں۔ اول صلح دوم واپسی سوم یزید سے ملاقات کرنے دیں۔ لیکن عمر بن سعد نے تینوں باتیں ٹھکرا کر شہید کر دیا۔ آپ کا سر مبارک طشت میں رکھ کر ابن زیاد والئے عراق کے سامنے پیش کر دیا۔ امام حسینؓ کے سب ساتھی شہید ہو گئے۔ تو تمام شہداء کے سر دوں کو یزید کے پاس طشت میں رکھ کر دے کر سلطنت بھیج دیے۔ بنی امیہ کا آخری بادشاہ مروان الحمار تھا۔

نوٹ:- حضرت عمر بن عبدالعزیز کی والدہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کی والدہ حضرت عمرؓ بن خطاب کی پوتی اور عاصم کی بیٹی ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز عبدالملک کا داماد یعنی بیٹی فاطمہ کا خاوند تھا۔ اور فاطمہ خلیفہ مروان کی بیٹی اور خلیفہ ولید خلیفہ سلیمان۔ خلیفہ یزید۔ خلیفہ ہشام کی بہن تھی۔

نوٹ:- سلیمان بن عبدالملک پر مرض الموت کا غلبہ ہوا۔ تو رجا بن حیات کے مشورہ سے عمر بن عبدالعزیز کو ولیعہد مقرر فرمایا۔ اور اپنے وصیت نامہ میں لکھ دیا۔ اس کے بعد میرا بھائی یزید بن عبدالملک ولیعہد ہوگا۔ وصیت نامہ لکھ کر بند کر کے اوپر مہر لگا دی۔ انہوں نے لوگوں سے بیعت لی کہ اس بند لفافہ میں جس کا نام ہوگا۔ اسی طرح عمل ہوا۔

شجرۂ نسب پیران پیر شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

فاقود کی دو لڑکیاں
- حنہ ← ناشی ← عمران ← حنہ بیوی عمران
- الیشع

نوٹ:- ان کی منت کے مطابق بی بی مریم پیدا ہوئی۔ اور بی بی مریم کو ہیکل کی خدمت کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ ہیکل جس کو مسجد اقصیٰ یا پہلا بیت المقدس کہتے ہیں۔

ذکریا ← الیشع بیوی ذکریا تھی اور حنہ کی بہن تھی اور مریم کی خالہ تھی۔

حضرت ابو طالب ← حضرت علی کرم اللہ
- امام حسنؓ
  - حسن مثنیٰ ← عبداللہ محض ← موسیٰ جون ← عبداللہ مورث ← موسیٰ ثانی ← سید داؤد ← محمد رومی ← یحییٰ زاہد ← سید عبداللہ صاحب ← سید ابی صالح موسیٰ (جنگی دوست) ← شیخ سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رضؓ۔ آپ کی اولاد جیلانی اور گیلانی سید کہلاتی ہے
  - زید ← حسن اصغر ← ابو الحسن علی ← شجاع ← عبدالرحمان ← صید علی ← عثمان ← حضرت علی ہجویری یا جلابی المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ
- امام حسین
- حضرت عباسؓ

نوٹ:- جلاب و ہجویری غزنی شہر کے دو محلے ہیں۔ آپ پہلے جلاب میں مقیم تھے پھر ہجویر میں منتقل ہو گئے تھے اسی نسبت سے آپ جلابی یا ہجویری کہلاتے تھے۔

شجرۂ نسب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
- طاہر
- بی بی فاطمہ
- قاسم
- عبداللہ
- ابراہیم
- زینب خاتون
- رقیہ
- ام کلثوم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات امہات المومنین
- حضرت میمونہؓ
- حضرت صفیہؓ
- حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ
- حضرت سوداؓ
- حضرت عائشہ صدیقہؓ
- حضرت حفصہؓ
- حضرت زینبؓ
- حضرت ام سلمہؓ
- حضرت زینبؓ
- حضرت جویریہؓ
- حضرت ام حبیبہؓ

نوٹ:- حضرت عیسیٰ علیہ السلام و محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا اور یہ درمیانی عرصہ قریباً ۵۷۰ سال ہے۔

نوٹ:- حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم طوفانِ نوحؑ کے پانچ ہزار تین سو چھہتر سال بعد پیدا ہوئے تھے۔

نوٹ:- حضرت عباسؓ حضور کے چچا تھے۔ غزوہ بدر میں قیدی ہو کر آیا تھا۔ تو مسلمانوں نے فدیہ لینے سے معافی کی سفارش کی۔ تو حضور نے فرمایا کہ میرا چچا ہونے کے لحاظ سے معاف مت کرو۔ لیکن مسلمانوں نے معاف کر دیا۔ اسی جنگ بدر میں حضورؐ کے داماد ابو العاص بھی قیدی ہو کر آئے۔ تو حضرت زینب جو حضور کی بیٹی حضرت خدیجۃ الکبریٰ سے تھیں اپنے خاوند کے فدیہ کے عوض اپنے گلے کا ہار بھیج دیا۔ یہ ہار ان کو جہیز میں حضور اور ان کی والدہ خدیجۃ الکبریٰ نے دیا تھا۔ حضورؐ نے ہار کو دیکھ کر آپ پر رقت طاری ہو گئی اور فرمایا میری بچی ماں کی نشانی جدا کرنے پر مجبور ہو گئی ہے۔ تو صحابہ کرام نے فرمایا۔ یہ ہار واپس کر دو خوشی سے واپس کر دیا گیا۔

نوٹ:- ایک مؤرخ انگریز سر اولف کیرو جس نے دی پٹھان کتاب لکھی ہے وہ لکھتا ہے کہ قیس کے دوسرے بیٹے بٹنؔ کی اولاد ایک لڑکی بی بی متو اور دو لڑکے جن کا نام ورش پن اور کاجن لکھتا ہے۔ اور بی بی متو کے ساتھ شاہ حسین غور کے ناجائز تعلقات کی وجہ سے ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام غلزئے رکھا جس کے معنی ہیں چور بچہ یعنی حرامی لڑکا۔

اس مورخ نے غلط الزام لگایا ہے۔ ایسی صفات دوسری اقوام میں پائی جاتی ہیں۔ مورخ کو یہ بھی سوچنا چاہیے تھا کہ قیس کے دوسرے بیٹے بٹنی کی لڑکی بی بی متو شاہ حسین غور سے نو پشتیں نیچے ہے۔ جن کا درمیانی عرصہ کم از کم دو سو سال ہوگا۔ ان کے تعلقات غلط لکھے ہیں۔ دوسرا اس نے اپنے موجودہ وقت کے قبائل کی جگہ رہائش اور زبان لہو و باش وغیرہ

نیازی پٹھان قبیلہ

HISTORY OF NIAZI PUSHTUNS

WWW.NIAZITRIBE.ORG

تمام شد
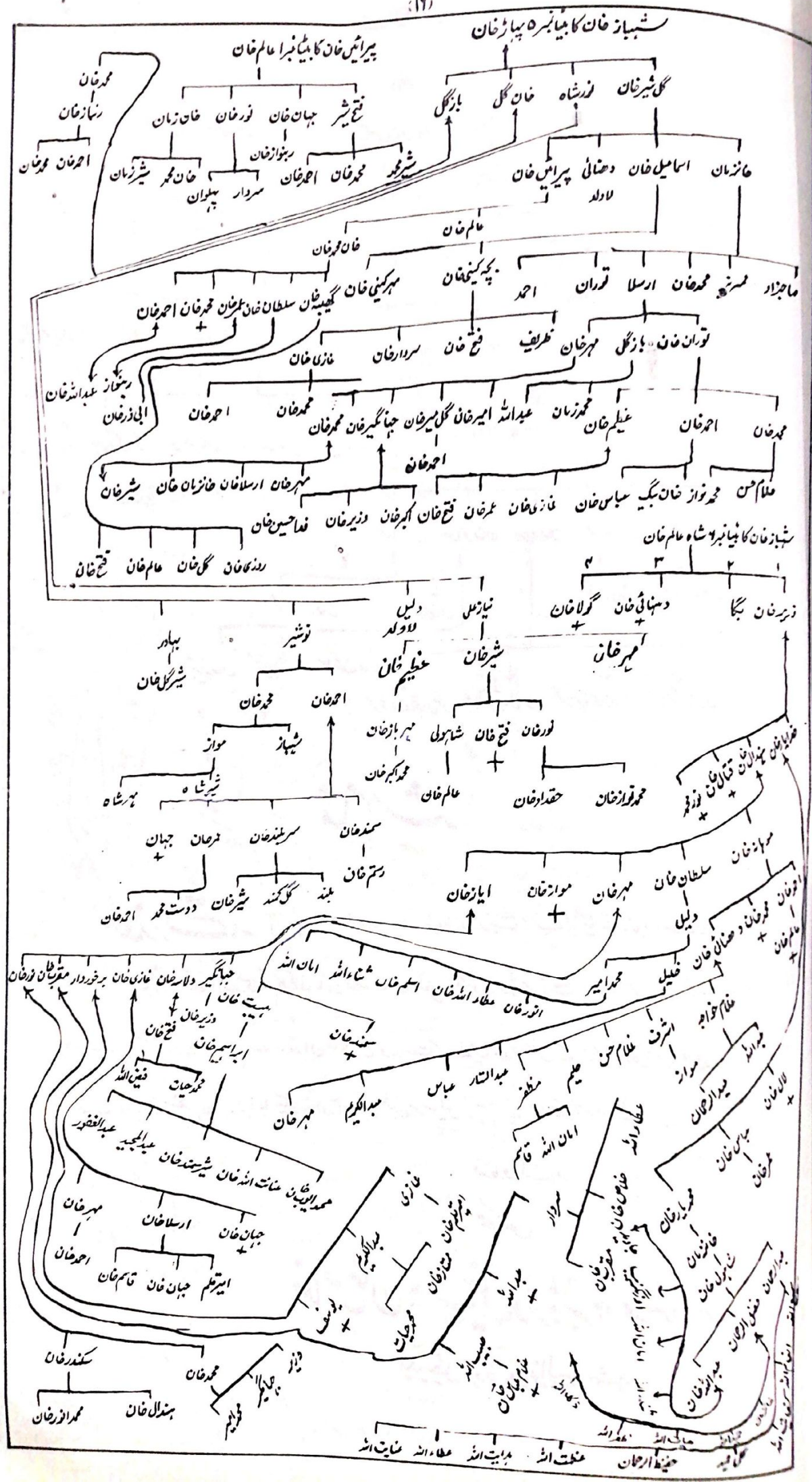
معذرت:۔ اگرچہ یہ شجرہ نسب بڑی احتیاط اور ترتیب سے مرتب کیا گیا ہے۔ تاہم انسان پھر بھی خطا کا پتلا ہے۔ اگر اس شجرۂ نسب میں کسی قسم کا کوئی نام یا ترتیب میں غلطی واقع ہوگئی ہو تو ہم آپ سے معذرت خواہ ہیں۔ اُمید ہے کہ آپ ہمارے ساتھ مکمل تعاون فرما کر ہمارے ساتھ اِن غلطیوں کو درست کرنے میں مدد فرمائیں گے۔ تاکہ آئندہ یہ شجرہ غلطیوں سے پاک کر کے دوبارہ منظرِ عام پہ لایا جاسکے۔ اور آپ بھی مطمئن ہوسکیں۔ ہم آپ کے شکر گزار ہونگے۔

فقط والسلام

مُخلص

خلاص خان سہراب خیل وارڈ نمبر ۱۲ محلہ سرور خیل

بلوخیل روڈ میانوالی شہر

شجرہ نسب موسیٰ خیل

شجرۂ نسب وتہ خیل
وتہ
سینہ
بوری خان
نورخان عرف کالا
مرزا علی خان
چندو خان
قاسم خان
منگل خان
سالار خان
علی خان
تیمور خان
خلیل
شمشیر
گلزار
شادی خان
گل خان
پہلوان
پہاڑ خان
نور خان
ایاز خان
امیر خان
طرہ باز خان
گل بازخان
نواب
اللہ داد
محمد اعظم
خان محمد
شاہ ولی
احمد خان
محمد خان
عالم خان
ولاس خان
شیر محمد
محمد خان کا بیٹا نمبر ا شیر محمد خان
اقبال
عمر حیات
رب نواز
سہراب خان
خان زمان
حق نواز
رب نواز
محمد نواز
حسن خان
سرفراز خان
سلطان
گل خان
مقرب خان
اکبر خان
ایوب
یعقوب
سلطان سکندر خان
فیض اللہ خان
قدرت اللہ خان
اشرف
زمان
سہراب خان
عالم خان
احمد خان
محمد خان
ایوب خان
اسلم خان
یعقوب خان
محمد اکبر خان
سینہ کا بیٹا نمبر ۲ چندو خان
یونس خان
عبد الرحمان
محمد اختر
محمد صفدر
نور خان
صید خان
رفیع اللہ خان
حفیظ اللہ خان
عزیز اللہ خان
لطف اللہ خان
طاہر سلطان
ذلہ خان
نذر خان
مقرب
شیر خان
نور خان
صاحب زمان
دورہ خان
نور خان
منگل خان
فتح خان
روشن خان
میرا خان
پہلوان
نور خان کا بیٹا نمبر ۳ بہادر خان
شیر شاہ
مراد
دوست محمد
منگ
دلہ
شہزاد
امیر
نصیر
خلیل
سلطان
دلیل
حسن خان
علی خان
مراد
فقیر خان
عجب خان
معظم
ہمایوں
طرہ باز خان
محمد خان
خلیل
فتح خان
حسین
خان زمان
انور
شاہ عالم

وتہ کا بیٹا یوری خان
شکر خان کا بیٹا نمبر ۳ نذر بیگ خان
شیر خان
ماچھی
ہمایوں خان
عظمت خان
احمد خان
مانک خان
شکر خان
نانک خان
مجید خان
فضل خان
نذر بیگ
بابر خان
مہانہ
اعظم
بہادر
آذر
محمد
شیخ
نادوت
شاداں بیگ
سردار
شاہو
روزی
ولیل خان
پائندہ
میاں خان
میرا خان
بشرا خان
جہانو خان
اکبر خان
گل خان
آدم خان
دلیل
گل باز
محمد خان
احمد خان
عالم خان
مہر خان
توران
گلن
اعظم
لاولد
خان محمد
نور خان
اگر
آذر
بہادر
جنڈن
اشفر
علی خان
غازی
فتح خان
جہانگیر
منیر خان
سلطان
رستم
محمد خان
احمد خان
تراب خان
بہادر خان
علی خان
عالم خان
رب نواز
مہر خان
رستم خان
محمد خان
نور خان
احمد خان
محمد سعید
عظیم خان
تسیم خان
محمد زمان
خان میر
عبدالرحمان
عبیدالرحمان
رمضان خان
اسلم خان
اکرم خان
مظفر خان
وارث خان
خانزمان
کالا خان
گل بیگ
محمد
نور خان
مہر خان
لال بیگ
شیر خان
لاولد
مظفر
فتح خان
شاہو خان
عظیم خان
فتح خان
ابراہیم
چوہڑ خان
خان بیگ
حسن
لاولد
مہر خان
بدر خان
چنن
علی خان
اعظم خان
محمد خان
احمد خان
احمد خان
راجہ میر
رستم
عطا محمد
مہانہ
محمد یار
اشرف
جعفر
لاولد
برخوردار
سلطان
معظم
اکبر
خدا یار
برخوردار
شاہنواز
مہر خان
خلیل
سمند
اسماعیل
شاہ عالم
حنان
شاہجہان
نور خان
نفر علی
خانن
فتح خان
محمد عظیم خان
مظفر خان
نور خان
شاہ ولی خان
ایوب خان
سردار خان
محمد نعیم خان
محمد عظیم خان
ایوب خان

ملو سندک کا بیٹا بہرام خان
سید
حاجی خان
عمر خان
عزت خان
ستار خان
مختار خان
محمود خان
بوستان
تموران
فتح خان
پہلوان
سوان
غلام احمد
جہانگیر
جہان
مہر خان
فضیل خان
حاجی
اکبر خان
سلطان خان
سرور خان
نور خان
محمد خان
حلیم
دلیل
حسن
نیک نام
فتح خان
احمد خان
محمد خان
غازی
مصطفیٰ خان
حسین خان
نصیر خان
عمر خان
عالم خان
کمال خان
قلندر خان
مہر خان
مواز خان
نور خان
شاہ ولی
دلیل
حسن خان
خان زمان خان
خان بیگ خان
عباس خان
کرائی خان
عالم خان
غلام محمد
ذوالفقار خان
حسن خان
حسین خان
مہر باز
طرہ باز
خان زمان
محمد نواز
حق نواز
احمد نواز
رب نواز
محمد خان
خان بیگ
محمد اعظم
احمد خان
گورنگ
رنباز
عبدالمالک
شجرۂ نسب ناہرا پیر ساکن چکڑالہ ضلع میانوالی
پیر محمد حسین ولد سید محمد شریف
مہر شاہ
درگاہی شاہ
مراد شاہ
فتح شاہ
دولت شاہ
(ان دونوں کی اولاد موضع ڈھیر میں آباد ہے)
سبز علی شاہ
میرن شاہ
بڈھا شاہ
حاجی شاہ
حسین شاہ
نور شاہ
محمد شاہ
صاحب شاہ
کرم شاہ
لائق شاہ
ہادی شاہ
لاولد
جنید شاہ
امیر شاہ
محمد شاہ
فتح محمد شاہ
جلالی حسین شاہ
نور دین حسین
محمود شاہ
حمزہ شاہ
سید محمد شاہ
احمد شاہ
بلو شاہ
جند شاہ
حضا شاہ
بلاقی شاہ
روشن شاہ
فتح لال شاہ
سلطان علی
پہلوان شاہ
صادق شاہ
باقر شاہ
جعفر شاہ
نور شاہ
کرم حیدر شاہ
محمد شاہ
بگر شاہ
امام شاہ
حلیم شاہ
کمال دین شاہ
جیون شاہ
حاجی شاہ
گلاب شاہ
سلطان شاہ
مہر شاہ
فضل شاہ
حمید شاہ
ولایت علی
عنایت علی
کرم شاہ
باقی شاہ
فتح شاہ
رنگ شاہ

ممکن ہے یہ شجرۂ نسب غلط تھا۔ اس وقت تک بی بی متو کا بغیر شادی کے ہونا اور پھر نا جائز تعلقات سے لڑکے کا پیدا ہونا اور پھر والدین نے شاہ حسین لودھی سے شادی کر دینا یہ سب جھوٹ ہے۔ کیونکہ مسلمان نا جائز تعلقات کی وجہ سے بچہ کا پیدا ہونا اور پھر اسی سے شادی کر دینا کبھی برداشت نہیں کر سکتا۔ بلکہ ناد، درگور کر دیتا ہے۔ پھر شاہ حسین نے بی بی متو سے ابراہیم لودھی پیدا ہوا ہے۔ مبالغہ آمیز تحریر ہے۔ خواہ مخواہ بدنام کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ فرض کیا کہ ابراہیم کی ماں کا نام بی بی متو ہو۔ تو اس متو کا درمیانی عرصہ بہت کافی ہوگا۔ یہ وہ متو نہیں ہے۔

اسلامیہ عہدِ خلافت و بادشاہت بنی امیہ و بنی عباس

(۱) خلیفۃ اللہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

(۲) خلیفۃ الرسول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۳) خلیفۃ الخلیفہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۴) خلیفۃ المومنین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۵) خلیفۃ الامیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۶) خلیفۃ المسلمین حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۷) خلفائے امیر المسلمین بنی امیہ بنو عباس کو خلفائے امراء المسلمین کہتے تھے۔

نوٹ: حضرت امام حسن کو اپنی بیوی جعدہ بنت اشعث بن قیس کو مدینہ شریف میں یزید نے خفیہ طور پر پیام بھیجا کہ امام حسن رضی کو زہر دیدو تو میں تم سے نکاح کر لوں گا۔ اس فریب میں آکر بدنصیب جعدہ نے زہر دیدی۔ جس کے اثر سے امام حسن شہید ہو گئے۔ پھر جعدہ نے یزید کو خط لکھا کہ اپنا وعدہ پورا کرو۔ اس کے جواب میں یزید نے کہا کہ جب تم کو حسن کے نکاح میں ہی گوارا نہیں کر سکا۔ تو میں اپنے نکاح میں کس طرح گوارہ کروں گا۔

عیسائی خاندان کا شجرۂ نسب

حضرت یعقوب علیہ السلام
|
یہودا
|
سروخ — فارص — تمر — زارح

فارص
|
حصرون
|
رام یا ارم
|
امیناد ب
|
نحسون
|
سلمون
|
باعز — راہب

راہب
|
عوبید — روط

عوبید
|
الیشیؔ
|
حضرت داؤد ؑ
|
حضرت سلیمان ؑ (سُلیمان اس عورت سے پیدا ہوا جو پہلے اوریہ کی بیوی تھی)
|
رحبعام
|
ابیاہ
|
آسا
|
یہوسقط
|
ارمیاہ (یا یورام)
|
عرزاہ۔ عزباہ۔ (عزیر علیہ السلام)
|
یوتام یا یوحنا
|
بوزی کاہن آخر — کالب

بوزی کاہن آخر
|
خزقیاہ (حزقی ابن العجوز کے نام سے مشہور تھا یعنی بڑھیا کا بیٹا)
|
منسی
|
امون
|
یوسیاہ (پیدا ہوا اور گرفتار ہو کر بابل جانے کے زمانے میں یوسیاہ سے یکونیا پیدا ہوا اور اس کے بھائی)
|
یکونیا
|
سیالتی ایل
|
ازبابل
|
ابے ہود
|
الیاقیم
|
عازور
|
صدوق
|
آخیم

الیہود
|
الیعذر
|
متان
|
یعقوب
|
یوسف: اس سے حضرت مریم کا نکاح پڑھا ہوا تھا۔ لیکن ابھی کنواری تھی ان کے بطن سے حضرت عیسٰے علیہ السلام پیدا ہوئے۔ ان کو یسوع یا مسیح کہتے ہیں۔

قصی اسدی
|
عبد العزا
|
اسد
|
خویلد
|
عوام رض کی بیوی صفیہ رسول خدا کی پھوپھی تھیں۔
|
زبیر رض کی بیوی اسماء بنت ابوبکر صدیق

عمرو — عبد اللہ کی والدہ

اسماء
|
خبیب

اور عبد اللہ کی دادی محترمہ حضرت صفیہ رسول خدا کی پھوپھی تھی عوام کی بیوی تھی۔

نوٹ: جب بخت نصر نے یروشلم کو تباہ و برباد کر ڈالا اور بنی اسرائیل کے تمام مردوں، عورتوں اور بچوں کو بھیڑوں کی طرح ہانک کر لے گیا اور تورات کے تمام نسخوں کو جلا کر خاک کر دیا تھا۔ نہ کوئی تورات بچی اور نہ کوئی حافظ تھا۔ جب بابل کی قید سے نجات ملی تب عزیر ؑ نے اسرائیل کو جمع کر کے سنائی اور لکھائی۔

نوٹ: حضرت داؤد ؑ کا اصلی وطن بیت اللحم یعنی یروشلم یا قدس شریف تھا۔ اس نے سارے اسرائیل پر حکومت کی ہے۔ حبرون میں سات سال اور یروشلم پر ۳۳ سال اس طرح کل ۴۰ سال حکومت کی ہے۔ ۷۰ سال کی عمر پاکر اپنے باپ دادا کے ساتھ صیہون میں دفن ہوئے ہیں۔ حضرت داؤد ؑ کا انتقال حضرت رسولِ اکرم ؐ کی ولادت سے تقریباً ایک ہزار پانچ سو ۸۶ سال پیشتر ہوا ہے۔ حضرت داؤد نے حضرت طالوت کی بیٹی میکال سے شادی کی تھی جو اس کے باپ نے وعدہ کیا تھا کہ جو جالوط کو قتل کرے گا میں اسکو اپنی بیٹی نکاح کر دوں گا۔

نقل سندات

(۱) مہر گوربخش سنگھ — گوربخش سنگھ

دریں وقت سرور خان در حضور خالصہ جی آمدہ حاضر شد۔ دخالصہ برخدمت گاری وراستی ودیانتداری مشارٌالیہ نمودہ ازراہ توجہات موضع تاجہ والا باسم سرور خان معاف وبخشش نمودہ کہ شب وروز حاضر است وپنجم حصہ ازپیداوارش موقعہ سبز بود موزگرفتن مقررہ نمودہ شد۔
تحریر بتاریخ بست ۲۱ یکم ماہ چیت سمت ۱۸۴۳ء پنجم حصہ گوربخش سنگھ۔ بمطابق ۲۵ رمارچ ۱۷۸۵ء بمطابق ۱۳ جمادی الثانی ۱۲۰۵ھ ہجری

(۲) مہر اکالی فتح سنگھ — اکالی فتح سنگھ

عاملان حال واستقبال پرگنہ کچھی بدانند۔ چوں دریں باب ارادہ مہربانی بموجب پروانہ سابق معاملہ فصل ربیع وخریف موضع تاجہ والا ونصفی معاملہ واجبیہ ودرداہائی بہ سرور خان ودیگر انعام بالکل معاملہ چاہ شماری مشارٌالیہ درحضور فیض گنجور عطا گردیدہ مے باید کہ مزاحم نصفی ہرگز نہ خواہند شد۔ وزیادہ طلبی نخواہند ساخت تفصیل ٹکھورام بہ نویسند بقلم خود دفتر راتفاوت بہودی نہ خواہند شد تحریر تاریخ ۴ ماہ ہاڑ سمت ۱۸۰۷ مطابق ۸ راپریل ۱۸۰۲ء ۲۶ رجمادی الثانی ۱۲۲۲ھ پروانگی . . . . مکرر آنکہ زمین کاشت چاہ سرور خان معاف است

(۳) مہر ہری سنگھ — ہری سنگھ

عاملان حال واستقبال تعلقہ کچھی موضع ادرلیس والا ومیتہ لال واسس بدانند۔ چوں دریں والا بموجب پروانہ سردار مہان سنگھ سرگ باشی حق حقوق وانعام مفصل ذیل دروجہ سہراب خان پسر سرور خان ازسرکار والا عطا شدہ است کہ مشارٌالیہ دادست شد و ایچ وجہے مزاحمت بحال مشارٌالیہ نسازند۔ (۱) غلہ السہ برپختہ (۲) چہارم چیکی محصول۔ (۳) بابت دھڑت بلوخیل ۸ وال معاف۔ (۴) پنج دہنہ چاہ صرد ہنہ (۵) پنج قلبہ معاف (صہ قلبہ) (۶) برادر سہراب خان چہارم حصہ قلبہ معاف (۷) پنجرترہ موضع بلوخیل درشادی معاف
تحریر چہاردم ماہ لساکھ سمت ۱۸۸۵ بمطابق ۱۸ اپریل ۱۸۲۶ء و ۲۶ رجب ۱۲۴۷ھ۔ پروانگی حضور ڈیرہ روکھڑی

(۴) زبدۃ الاماثل والاقران سہراب خان شادکام باشد۔ شمار الازم کہ بجاطرجمع تردد کشت کار بلوخیل وغیرہ کفایندہ باشند۔ کہ آنچہ انعام ددھ کیے مردہمی ایشاں بموجب ارشادات پروانہ مقرر ومجوز است ہماں وجہ درحساب مجرائی دادہ خواہد شد۔ از ہمہ امورات بے وسواس باشند۔ ۲۷ ماہ منگھر سمت ۱۸۲۸ ڈیرہ پنڈی راول۔ بمطابق یکم دسمبر ۱۸۳۰ء و ۱۹ رصفر ۱۲۵۱ھ ہجری

(۵) حضوصیت نشان میہ لعل داسی مسرور باشد۔ چوں درینوالہ مکانات مفصل ذیل دروجہ سہراب خان پٹھان بلوخیل بابت شاہی خدمات مفت دادہ شدہ بالیہ قدیم معاف است۔ عادل شاہ پنجوترہ۔ ہرد وتقلہ۔ ڈھرال۔ نارو۔ وکسے رامزاحم شدن نخواہند موچھ والا دادلیس والہ رامزاحم شدن ندہند اندریں باب تاکید شدید است۔ پنجوترہ وخطی حوالہ سہراب خان بلوخیل کفایندہ باشندہ اندریں باب تاکید اکید است
کاتب تحریر ۵ ماہ ساون سمت ۱۸۹۱ بمطابق ۹ رجولائی ۱۸۳۳ء و ۲۷ رمضان المبارک ۱۲۵۳ھ ہجری۔ پروانگی درحضور روکھڑی

(۶) مہر ہشت آنہ — ہشت آنہ

عملان ملک کچھی وحضوصیت نشان دیوان ہیم سین مورد الطاف باشد۔ باید کہ انعام ورسوم زمیندار عزت آثار چودھری سہراب خان میانوالی ومہیدا وہم بموجب مہری پروانہ سردار صاحب سردار ہری سنگھ جی سرگہائی معاف ووا گذار دارند اندریں باب توقف نوازند۔
تحریر بتاریخ ۲۸ رماہ اسوج سمت ۱۸۹۴ بمطابق ۲ راکتوبر ۱۸۳۶ء و ۲۰ شوال ۱۲۵۶ھ ہجری۔ پروانگی حضور در روکھڑی۔

(۷) عاملان حال واستقبال پرگنہ کچھی وغیرہ بدانند۔ درینوالہ ارادہ مہربانی وتوجہات نوشتہ سابق بھائی فتح سنگھ جی ملاحظہ نمودہ ازخودہم موافق آن نصفی معاملہ واجبیہ ودرداہائی معاف کردہ شدہ ونصفی درسرکار گرفتہ شدہ باید کہ احدے مزاحمت نخواہد ساخت
تحریر ۱۱ رماہ مانگھ سمت ۱۸۹۶ بمطابق ۱۵ رجنوری ۱۸۳۹ء و ۱۳ رربیع الثانی ۱۲۵۹ھ ہجری ڈیرہ روکھڑی لقلم آمدہ

(۸) مہر سہراب خان — سہراب خان

منکہ سہراب خان وفتح خان بلوخیل ایم۔ دریں وقت بابت جرمانہ سلطان ولد اشرف خان بلوخیل بپیش شیخ صاحب جی دام اقبالہ مبلغ دو صد پنجاہ (مالکہ صہ) بلا عذر ادائی کردہ خواہیم داد۔ ایں چند حروف بطریق سند نوشتہ دادہ۔
تاریخ ۱۲ رماہ ساون سمت ۱۸۹۷ بمطابق ۲۵ رجولائی ۱۸۳۹ء ۱۲ رشوال ۱۲۵۹ھ ہجری

(۹) مہر جواہر مل — جواہر مل

نواب خان پسر سہراب خان مسرور باشد۔ منڈی باغ کالا بتاریخ بست ۲۱ یکم ماہ لساکھ سمت ۱۹۰۵

دریں وقت عالی جاہ نواب خان پسر سہراب خان افغان ساکن قصبہ میانوالی
آمدہ اظہار ساختہ کہ ازقدیم الایام ازعمل خالصہ شریف درچہ معمول رسوم آبنوشی۔ سوائی بیوپاریان والاسہ برداریاں است۔ بنا بران نظر برسوم قدیم گذشتہ۔ پیوستہ۔ داشتہ وجہ رسوم معمول بمشارٌالیہ نوشتہ دادہ وواگذار کردہ موصوفہ رامناسب وواجب است کہ بہر عنوان غور پرداخت ازچوکی وپہرہ بیوپاریان داشتہ وجہ رسوم گرفتہ باشد۔ بنابریں ایں چند حروف بطریق سند نوشتہ دادہ است۔ تحریر بتاریخ بست ۲۱ یکم ماہ لساکھ سمت ۱۹۰۵
بہر بتوجہ آب نوشی مقرر است۔ یکروپیہ چہار آنہ۔ گرفتہ باشند زیادتی نکند۔ فقط بمطابق ۲۵ راپریل ۱۸۴۷ء و ۱۳ ررجب ۱۲۶۷ھ ہجری۔

(خلاص خان) 1-3-1984

حالات = بزبانی خلاص خان (سمرابخیل)

حضرت آدم علیہ السلام کے پہلے دو بیٹے قابیل وہابیل تھے۔ ان میں سے قابیل نے ہابیل کو قتل کردیا تھا۔ یہ دنیا میں پہلا قتل ہے۔ اس کے بعد حضرت نوح علیہ السلام جو گیارہویں پشت میں ہیں۔ ان کو آدم ثانی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ طوفانِ نوح میں تمام مخلوق غرق ہوگئی تھی۔ سوائے حضرت نوح علیہ السلام بیڑے کے۔ جس میں ہر جنس کا جوڑا جوڑا موجود تھا۔ پھر ان سے دنیا آباد ہوئی۔ اور حضرت نوح کی عمر ۹۵۰ برس تھی اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ بت شکن تھے۔ اور ۱۷۵ برس عمر پائی تھی۔ ان کی پہلی بیوی حضرت سارہ رضی تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بتوں کو بُرا اور نکما جانتے۔ اور بتوں کو توڑنے کے جرم میں بادشاہ وقت نے ان کو آگ میں ڈالنے کا حکم دیدیا۔ جب یہ آگ میں سے صحیح وسلامت نکل آئے۔ تو پھر حضرت ابراہیمؑ نے دل میں سوچا کہ میرے قتل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ میں یہاں سے ہجرت کر جاؤں۔ تو اس وقت حضرت ابراہیمؑ نے مصر کی طرف ہجرت کرنے کا مصمّم ارادہ کر لیا۔ جب آپ مصر میں تشریف لے گئے۔ تو خوش قسمتی سے وہاں کا حاکم ان کے خاندان سے ہی تھا۔ اس نے انکی بڑی عزت وقدر کی۔ اور اپنے پاس رکھ لیا۔ کچھ عرصہ کے بعد اپنی لڑکی ہاجرہ سے ان کی شادی کر دی۔ پھر یہ اپنے وطن واپس چلے آئے۔ مائی ہاجرہ کے بطن سے حضرت اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے۔

ان کی پیدائش سے ۱۳ سال بعد مائی سارہ جو پہلی بیوی تھیں ان کی عمر ۹۲ سال تھی۔ ان کے بطن سے حضرت اسحاق علیہ السلام پیدا ہوئے۔ جس کا نام فرشتے بتا گئے تھے۔ ان کے بعد تیسری بیوی حضرت طورہ سے نکاح کیا۔ اور ان کے بطن سے ۶ بیٹے ہوئے۔ ان کو بنو طورہ کہتے تھے۔ جن کے نام اس شجرہ میں شامل ہیں۔ حضرت اسماعیلؑ کے سلسلہ نسب سے فہر جو قریش کہلایا۔ اور حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے۔ یہ سارا خاندان حضرت اسماعیلؑ کا چلا آتا ہے۔ اور دوسرا سلسلہ نسب جو حضرت اسحاق علیہ السلام سے شروع ہوتا ہے اور اس کے بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب اسرائیل تھا۔ حضرت ابراہیمؑ کے بارہ بیٹے تھے۔ ان میں یہودہ کی اولاد چار بیٹے تھے۔ ان میں سرورخ سے ابراہیمؑ لودھی ونیازی۔ خور۔ غلجہ۔ لوہانی۔ مروت کی اولاد چلی آرہی ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کے بیٹے لاوی کی اولاد سے موسٰی وہارون کی اولاد چلی آرہی ہے۔ پھر حضرت اسحاق علیہ السلام کے سلسلہ نسب سے اکتالیسویں پُشت مُرہ المعروف عیس وراں کے بیٹے نعیم المعروف قیس عبدالرشید جو اصحاب عبدالرشید کے نام سے مشہور تھا۔ اور دوسرے خالد بن ولید کو حضرت رسول اکرم نے فتح مکہ کے بعد بتان کا لقب دیا۔ جو لفظ پتان میں تبدیل ہوگیا۔ اور بعد میں پتان کی بجائے پٹھان کے لفظ سے مشہور ہوا۔ اسکی واضح دلیل ہے۔ کہ عربی میں پ کا لفظ نہیں ہے۔ اسلئے معلوم ہوتا ہے کہ حضور نے بتان کا لفظ فرمایا ہوگا۔ باقی خدا جانتا ہے۔ نیازی خان کے تین بیٹے تھے۔ باہی خان۔ جمال خان۔ خاکی خان۔ جمال خان سے عیسٰی خیل خاندان چلتا ہے۔ اور خاکی خان سے تمام اقوام پٹھان۔ سوائے خالد بن ولید کی اولاد جو پٹھان ہیں۔ کیونکہ خالد بن ولید قریش خاندان کے بنو مخزوم سے تھے۔ اور قیس عبدالرشید بنی اسرائیل سے تھے۔ اسلئے پٹھان قریش وبنی اسرائیل دونوں خاندانوں سے ہیں۔ جب نیازی خان کی اولاد پھلی پھولی۔ تو خور۔ غلجہ۔ لوہانی ومروت ان خاندانوں کی اولاد نے نیازیوں۔ خٹک وبلچ وخاکوانیوں کو دھکیل کر بنوں۔ میانوالی۔ اٹک۔ مظفرگڑھ۔ ملتان کے اضلاع میں آباد ہوئے ہیں۔ یہ اقوام تقریباً سنہ ۱۶۰۰ء میں یہاں آکر آباد ہوئے ہیں۔ نیازی خاندانوں سے بلو خان سردار تھا۔ اس کے بعد سرور خان سردار تھا۔ جسکی خالصہ گورنمنٹ کی سندات تصدیق

کرتی ہیں۔ سرور خان کے بعد سردار سہراب و نواب خان کی بھی خالصہ گورنمنٹ کی سندات سے ثابت ہوتا ہے کہ اس علاقہ کچھی کے سردار تھے۔
ان کو چوترہ جنگلی۔ پنج دندی وصول کر کے ان کو ملتی تھی۔ باقی خالصہ گورنمنٹ کو دی جاتی تھی۔ نواب خان پسر سہراب خان کی سرداری کے
دو، تین سال گزرے ہوں گے۔ کہ دہلی میں ۱۸۵۷ء کو غدر پڑا تو انگریزوں نے اس علاقہ کے سرداروں کی طرف حکمنامے تحریر کئے کہ تم اپنی فوجیں
بنا کر لاؤ۔ اور ہماری امداد کرو۔ اور زبانی قاصد بھی بھیجے کہ ہماری جلدی امداد کرو۔ تو نواب خان نے اپنی تمام برادری بلوخیل اور اس علاقہ
کے تمام اقوام کے برگزیدہ اشخاص کو بلا کر مشورہ کیا کہ کیا کیا جائے۔ تو تمام نے بطورِ متفقہ یہ فیصلہ کیا کہ ہم انگریزوں کے گھوڑوں کی باگیں
نہیں پکڑنا چاہتے۔ اور نہ مسلمان بھائیوں کے ساتھ جا کر لڑتے ہیں۔ اسلئے صاف انکار کر دو۔ تو پھر اسی طرح انکار کر دیا۔ کہ ہم تمہاری
امداد نہیں کر سکتے۔ صرف بیلے خیل کے خاندان کے چند افراد بطور امداد دہلی پہنچے تھے۔ اور اس جنگ میں شامل ہوئے تھے۔ جس میں سرفراز خان
مارے گئے۔ اور ان کی لاش ساتھ والے وہاں سے بذریعہ چارپائے پلنگ پر اٹھا کر لائے۔ اور بلوخیل شہر میں مسجد سہراب خان والی کے
متصل کے ساتھ ایک بڑا پیپل و بیری کا درخت تھا۔ بیری کے درخت کے تنے کے ساتھ پلنگ میت والا رکھا گیا۔ اور باقی لوگ پیپل
کے سائے میں بیٹھے تھے۔ کیونکہ موسم کچھ گرم تھا۔ باقی شہر والے لوگوں کو میت کے دیکھنے کی اجازت نہ دی تھی۔ اور اس پلنگ کے پائے واقعی سنہری
معلوم ہوتے تھے۔ اس جنگ میں زخمی ہونے والوں کے خون آلودہ کپڑے بھی آج تک ان کے پاس موجود ہیں۔ حکومت برطانیہ کے ابتدائی دور
میں بلوخیل قوم کو عتاب کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد سرور خیل خاندان سے سلطان خان کو موضع گلو گھارہ کا نمبردار اور فتح خان
سہراب خیل کو موضع بلوخیل کا نمبردار مقرر کر دیا۔ اس کے بعد ذاتی قابلیت وفاداری کی وجہ سے سلطان خان کو میانوالی کا ذیلدار مقرر کر دیا۔ اور کرسی
نشین اسیسر اہلِ جرگہ بنا دیا۔ جرگوں میں دیانتداری سچ گوئی و عدل و انصاف کو دیکھ کر گورنمنٹ نے آنریری مجسٹریٹ درجہ دوم بنا دیا،
اور خان بہادری کا لقب عطا فرمایا۔ اور دوسرا فتح خان نمبردار بھی کرسی نشین و اسیسر اہلِ جرگہ بنا دیا گیا۔ ان دونوں چچا بھتیجی نے پہلی جنگ عظیم میں
گورنمنٹ برطانیہ کو رنگروٹ و مالی امداد دیکر کافی خوشنودی کی سندات حاصل کیں۔ جو کہ آج تک موجود ہیں۔ نیازی خان سے لیکر موجودہ دور
تک یہ معزز خاندان چلا آتا ہے۔ یہ میری دعا ہے۔ کہ آئندہ بھی نیازی خاندان کی نسل کے افراد بہادر سچ گو عدل و انصاف کے افراد ثابت
ہوں گے۔ آمین۔ ثم آمین۔

دُعاگو

حاجی خلاص خان سہراب خیل

(ریٹائرڈ الیس۔ وی ٹیچر۔ ایم بی ہائی سکول میانوالی شہر)

مورخہ ۱۷ر نومبر ۱۹۸۳ء

مطابق ۱۱ر صفر ۱۴۰۴ھ

سردار سہراب خان کے شہادت کے حالات

زبانی عمر خان پسر سہراب کہتے تھے۔ کہ میری عمر اس وقت تقریباً دس گیارہ سال کی ہوگی۔ کہ رمضان المبارک کی سحری کا وقت تھا۔ اور میں اپنی والدہ کے پاس بیٹھ سویاں کھا رہا تھا۔ کہ میرا والد سہراب خان میری سوتیلی ماں کے گھر سے تیار ہوکر آیا۔ ان کے ہمراہ نوکر بھی گھوڑے پر زین کس کر لایا میرے والد نے باواز بلند میری والدہ کو پکار کر کہا کہ میں ٹوانوں کے ہمراہ شکار پر جا رہا ہوں۔ شاید مہینہ تک واپس نہ آسکوں۔ تو تم نوکر کو بھیج کر فلاں دوکاندار سے کپڑے لے لینا۔ اس وقت میری والدہ نے کہا۔ میں نے سحری کیلئے سویاں پکائی ہیں۔ تھوڑی سی کھالو۔ تو عمر خان کے ابا نے چند نوالے میرے ساتھ بیٹھ کر سویوں کے کھا کر ماشاء اللہ کہتے چلے گئے۔ ٹوانہ فتح خان چند ساتھیوں کے ہمراہ سہراب خان کو ضلع بنوں شکار کے لئے چلے گئے۔ وہاں جاکر قلعہ گلی میں رہائش رکھی۔ پھر ٹوانہ نے دھوکہ بازی سے سہراب خان کو بند کروا دیا۔ اور خود واپس چلے آئے۔ اور قلعہ والوں کو کہا۔ کہ ہمارے چلے جانے کے بعد اس کو قتل کر دینا۔ لیکن قلعہ والوں نے سہراب خان کو قتل نہ کیا۔ اور چھوڑنے کا وعدہ کیا۔ اس وقت سہراب خان نے ایک شخص کو پیغام دیا۔ کہ میانوالی جاکر خفیہ طور پر بلوخیل میں میرے گھر والوں سے کہنا کہ میں خیریت سے ہوں چند دنوں کے بعد گھر آجاؤں گا۔ اس شخص نے غداری کی۔ اور فتح خان ٹوانہ کو جا بتا دیا۔ کہ سہراب خان زندہ ہے۔ اور چند دنوں کے بعد گھر آنے والا ہے۔ اس طرح اس نے مجھے پیغام دیا ہے۔ اور میں آپ کو بتا رہا ہوں۔ اُسی وقت فتح خان ٹوانہ نے دوبارہ بنوں قلعہ گلی میں جاکر سہراب خان کو قتل کروا دیا۔ قاتلوں نے نعش کو بطور امانت دفن کر دیا۔ یہاں سے برادری کے چند آدمیوں نے جاکر پتہ لگایا۔ تو معلوم ہوا کہ سہراب خان کی نعش کو نکال کر میاں لائے۔ اور دفن کر دیا۔ اس کے بعد بلوخیل اقوام کے سرداروں نے مشورہ کیا۔ کہ ٹوانوں سے بدلہ لیا جائے۔ تو اس وقت خالصہ گورنمنٹ کو پتہ چلا۔ تو انہوں نے بلوخیلوں کو بدلہ لینے سے روک دیا۔ اور کہا کہ ہم خود بدلہ لیں گے۔ فساد کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی وقت خالصہ فوج نے فتح خان ٹوانہ کے قلعہ کو گھیر لیا۔ اور حکم دیا کہ فتح خان باہر آجائے۔ تو اسی وقت قلعہ کا دروازہ کھول کر فتح خان ٹوانہ نے منہ میں گھاس پکڑ کر گئو ماتا کا واسطہ دیا۔ اور معافی مانگی۔ لیکن فوج کے سردار نے فوراً تلوار کے وار کئے۔ اور قتل کر دیا۔ اس طرح خالصہ گورنمنٹ نے اپنے سردار سہراب کا بدلہ لیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا نواب خان سردار بنایا گیا۔ قتل کی وجہ یہ تھی۔ کہ فتح خان ٹوانہ کو یہ خطرہ پیدا ہوگیا تھا۔ کہ سہراب خان میرا علاقہ چھیننا چاہتا ہے۔ اسلئے اس کو قتل کروا دیا تھا۔

(خلاص خان پوتا عمر خان۔ سہراب خیل)

رموزِ تصوف و زرّیں اقوالِ اولیائے کرام

تحریر کنندہ خلاص خان سہراب خیل ۱۔۱۔۱۹۸۰

۱۔ بیم و رجا۔ کے معانی ہیں خدا سے خوف[۱] اور وصل خدا کی خوشی اُمید[۲] کا نام ہے بیم و رجا کو اختیار نہ کرنا۔ شرک کے مترادف ہے۔ خدا کے سوا کسی غیر سے خوفزدہ نہ ہونے کا نام بیم ہے اور کسی سے توقع نہ رکھنے کا نام رجا ہے۔ لوگوں نے حضرت صالح بن عبدالکریم سے سوال کیا۔ کہ بیم و رجا میں کونسی شے بہتر ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ بہتر تو یہ ہے کہ دونوں ہی ہوں۔ لیکن رجا سے بیم کا پلڑا بھاری ہے۔ یہ قول حضرت ابو سلیمان کے سامنے پیش کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ میرے نزدیک تو تمام عبادات کا دارومدار ہی بیم پر ہے۔ کیونکہ رجا عبادت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ اسی لئے حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو یہ نصیحت کی تھی کہ خدا سے اتنا ڈرو کہ رحمت سے مایوس نہ ہو۔ اور نہ اتنی اُمید وابستہ کرو۔ کہ عذاب سے بے خوفی ہو جائے۔

۲۔ نیشاپور۔ اولیاء و فقراء کا مرکز و مسکن رہا ہے۔ مزار بو حفص۔ بو حمزہ۔ ابو عثمان۔ سعید بن سلام مغربی۔

۳۔ جسمانی موت۔ کو عدم سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن جسمانی عدم کو عدم ہی کہا جائے گا۔ وجود نہیں ہوتا۔

۴۔ منصور کا جب جسم و قلب دونوں عالم محویت میں پہنچ گئے۔ تو اس وقت منصور کی زبان سے انا الحق نکلتا تھا۔ بلکہ اس کے ہر عضو سے انا الحق نکلتا تھا۔ ایک دن سولی پر چڑھا کر دوسرے دن جلا کر اور تیسرے دن راکھ کو دریائے دجلہ میں ڈالا گیا۔ تو دریائے دجلہ میں جوش آیا۔ اور پانی ابل کر شہر بغداد کو غرق کر دیتا۔ لیکن منصور نے اپنے خادم کو وصیت کی تھی۔ کہ جب دریائے دجلہ میں جوش آئے تو میری یہ گدڑی اسکو جاکر دکھانا۔ تو اس وقت دریا جوش سے آرام کر جائے گا۔ ورنہ شہر غرق ہو جائے گا۔ خادم نے دریا کو گدڑی دکھائی۔ تو دریا آرام کر گیا۔ اور اتر گیا۔

۵۔ مشائخین کے اسرار و رمز توحید ہیں۔ کہ عین توحید اور جہاں اس کی عظمت و کبریائی ہے۔ وہاں مخلوق کا وجود و عدم دونوں برابر ہیں۔ اور جہاں توحید کا وجود ہو وہاں فانی اپنا انکار نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اپنا انکار قدرت کا انکار ہے اور اپنا اثبات بھی اسلئے نہیں کر سکتے۔ کہ توحید میں فساد آتا ہے اس سے معلوم ہو کہ نہ مجال اثبات ہے۔ نہ مجال منفی ہے۔

(۶) اللہ تعالیٰ کا نور اپنی پناہ میں ہر شے کو لئے ہوئے یہ صدا دے رہا ہے کہ صحرائے وجود میں قدم نہ رکھنا۔ ورنہ آتش غیرت سب کو جلا کر راکھ کر دیگی

(۷) تمام ارض و سما میں تسبیح و تہلیل کی زبان تو موجود ہے۔ لیکن قلب کا وجود نہیں ہے۔ کیونکہ قلب سوائے حضرت آدم اور ان کی اولاد کے کسی کو عطا نہیں کیا گیا۔

۸۔ قلب وہ شے ہے۔ جو شہوت و لغت اور ضرورت و اختیار کی راہیں تمہارے اوپر مسدود کر دیتا ہے اور تمہارا راہب بن جاتا ہے۔ اسلئے قول کی زبان کے بجائے لسانِ قلب کی ضرورت ہے۔

نمبر ۹:- اولیاء کرام کا اعلیٰ ترین مرتبہ جہاں ختم ہوتا ہے۔ وہاں سے انبیاء علیہم السلام کا ادنیٰ مرتبہ شروع ہوتا ہے۔ یعنی جہاں اولیا کی ولایت ختم ہوتی ہے وہاں سے انبیاء علیہم السلام کی ولایت شروع ہوتی ہے۔

نمبر ۱۰:- شونیزیہ کے قبرستان میں حضرت جنید بغدادیؒ، حضرت سری سقطیؒ، حضرت جعفر خلدیؒ قبرستان بہت پرانا مشہور بغداد میں ہے۔

نمبر ۱۱:- حضرت شبلیؒ نے فرمایا تھا۔ کہ لوگوں نے منصور کو دانشور سمجھ کر سولی پر چڑھادیا اور مجھے دیوانہ سمجھ کر چھوڑ دیا۔ فرق صرف یہی ہے کہ وہ باشعور تھا۔ میں بے شعور تھا۔

نمبر ۱۲:- مسلمان کو ایمان لانے کا شکرِ نعمت ادا کرنا چاہیے۔ یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعمت کا شکر ادا کرنے کے بعد طالب جنت ہونا چاہیے کیونکہ شکر نعمت کے بغیر جنت نہیں مل سکتی۔ یعنی حضور علیہ السلام کی نعمت کا شکر ادا کرنے کے بعد طالب جنت ہونا چاہیے۔ کیونکہ شکر نعمت کے بغیر جنت نہیں مل سکتی۔ یعنی حضور علیہ السلام کی نعمت کا شکر ادا کرنے کے بعد کچھ حاصل ہو سکتا ہے۔ (ایمان لانے پر)

نمبر ۱۳:- معرفت میں فنا ہو جائے۔ کیونکہ فنائیت کے بعد ہی ذاتِ الٰہی سے آگاہی حاصل ہو سکتی ہے۔

نمبر ۱۴:- علماء کا یہ دعویٰ غلط ہے۔ کہ ہم جانشین انبیاء ہیں بلکہ درحقیقت انبیاء کے جانشین اولیاء کرام ہیں۔

نمبر ۱۵:- دین کو جتنا ضرر حریص عالم اور بے عمل زاہد سے پہنچتا ہے۔ اتنا نقصان ابلیس سے نہیں پہنچتا۔

نمبر ۱۶:- قبلے درحقیقت پانچ ہیں۔ پہلا قبلہ کعبہ شریف ہے۔ جو مسلمانوں کا قبلہ ہے۔ دوسرا بیت المقدس جو حضور کے سوا گذشتہ تمام انبیاء کا قبلہ ہے۔ تیسرا بیت المعمور یہ جو آسمانی ملائکہ کا قبلہ ہے۔ دوسرا بیت المقدس جو حضور کے سوا گذشتہ تمام انبیاء کا قبلہ ہے۔ تیسرا بیت المعمور یہ جو آسمانی ملائکہ کا قبلہ ہے۔ چہارم عرش معلّٰے یہ دعا کا قبلہ ہے۔ پنجم ذاتِ باری تعالیٰ جو جوانمردوں کا قبلہ ہے۔

نمبر ۱۷:- دانشمند لوگ نورِ قلبی کے ذریعے خدا کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ اور دوست نورِ یقین سے دیکھتے ہیں۔ اور جوانمرد نورِ معائنہ سے مستغنی ہو کر مشاہدہ کرتے ہیں۔

نمبر ۱۸:- جو شخص دن میں تین ہزار مرتبہ مر کر زندہ ہونا چاہے۔ پھر ممکن ہے ایسی حیات جاوداں حاصل ہو جائے جس کے بعد موت نہ ہو۔

نمبر ۱۹:- جب تک راہِ خدا میں اپنی ہستی کو فنا کر لو گے تب تمہیں ایسی ہستی مل جائے گی جو فنا نہ ہو گی۔

نمبر ۲۰:- ناعاقبت اندیش ہیں وہ لوگ جو خدا کو دلیل کے ذریعہ شناخت کرنا چاہتے ہیں۔ جبکہ صرف اسی کو اسی کے کرم سے بے دلیل پہچاننے کی ضرورت ہے۔

نمبر ۲۱:- عشاق خدا کو پالینے کے بعد خود گم ہو جاتے ہیں۔ اور نورِ خدا میں مدغم ہو جاتے ہیں۔

نمبر ۲۲:- اعانت خداوندی کے بغیر انسان کو نفس امارہ سے کبھی رہائی کبھی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور جب تک بندہ اعتقاد و ارادے کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دوستی حاصل نہیں کر لیتا۔ اور ماسوائے اس کے بے نیاز نہیں ہو جاتا۔ اس وقت تک نفس کے شر سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ اسلئے بندہ کو بڑی نعمت یہ ہے کہ نفس کی قید سے رہائی کرے۔ کیونکہ نفس ہی اللہ اور بندے کے درمیان سب سے بڑا حجاب ہے۔ اور جب تک نفس مردہ نہیں ہو جاتا۔ اس وقت تک خدا کی حقیقت معلوم نہیں ہو سکتی۔ یعنی نفس کی موت اور قلب کی حیات کے بعد ذاتِ الٰہی سے آگاہی حاصل ہو سکتی ہے۔

نمبر ۲۳:- اولیاء کرام اپنے راز و کرامات مخفی رکھتے ہیں۔ کہ راز افشاں کرنے سے صعوبتیں اور اذیتیں پہنچتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کرامات سلب کر لیتا ہے۔

نمبر ۲۴:- جو محبوب کے مکان کا جاروب نہ بن سکے اس کا شمار عشاق میں نہیں ہو سکتا۔

نمبر ۲۵:- آخرت کے دروازوں میں سے موت بھی ایک دروازہ ہے۔ جس کے بغیر خدا تک رسائی ممکن نہیں۔

نمبر ۲۶:- بدنصیب ہے وہ شخص جو آخرت کو دنیا کے مقابلے میں فروخت کر دے۔ اور غافل رہے۔

نمبر ۲۷:- حق گوئی سے خاموش رہنے والا۔ گونگے شیطان کی طرح ہوتا ہے۔

نمبر ۲۸:- بادشاہوں کی صحبت سے احتراز کرو۔ کیونکہ ان کا مزاج بچوں جیسا ہوتا ہے۔ اور ان کا دبدبہ شیر جیسا ہوتا ہے۔

نمبر ۲۹:- فقرا مرنے کے بعد بھی زندہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ خدا کے دوستوں کو کبھی موت نہیں آتی۔ جیسے انبیاء۔ اولیاء۔ شہداء ہیں۔

نمبر ۳۰:- نیکوں کی صحبت اور مقامات مقدسہ کی زیارت سے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہزاروں بندوں میں سے صرف کسی ایک کو اپنے قرب سے نوازتا ہے۔

نمبر ۳۱:- حالات سماع میں مشاہدہ محبوب کے باعث وجد و اسرار منکشف ہونے لگتے ہیں اور صفت و موصوف کے مابین ایسا رشتہ ہے جس میں صفت پر نظر ڈالنے کے بعد محبوب ہونا پڑتا ہے۔ اور موصوف پر نظر ڈالنے والا محبوب ہو جاتا ہے۔

نمبر ۳۲:- جوانمرد وہ ہے جو دونوں عالموں میں خدا کے سوا کسی کا طالب نہ ہو۔

نمبر ۳۳:- بغداد اولیاء کرام کا مرکز رہا ہے۔ حضرت جنید بغدادی، شیخ ابوالحسن خرقانی، حضرت ابوبکر شبلی وغیرہ

نمبر ۳۴:- جب صوفی نیست ہو جاتا ہے تو اسکو خدا کے سوا نہ تو کچھ نظر آتا ہے۔ اور نہ کسی سے بات کرتا ہے۔

نمبر ۳۵:- ذاکر حقیقی کو اللہ تعالیٰ وہ نور عطا کر دیتا ہے۔ جسکے ذریعے وہ ہستی کے ذرے ذرے کا مشاہدہ کرتا ہے اور ایسی لذت سے ہمکنار ہو جاتا ہے کہ فنائیت کو ترجیح دینے لگتا ہے۔

نمبر ۳۶:- خدا تک رسائی کیلئے دو راہیں ہیں۔ اوّل نبوت دوم اتباعِ نبوت۔ لیکن نبوت کا سلسلہ تو منقطع ہو چکا۔ لہٰذا اتباعِ نبوت طالبین حق کیلئے

لازمی ہے۔ کیونکہ اتباع نبوت کے بغیر واصل الی اللہ ہونا ممکن نہیں۔ رضائے الٰہی کا طالب ہو کر خواہشات نفس کو ترک کر دے۔ ورنہ جب وقت قلب طالب میں ذرہ برابر بھی نفس و دنیا کی محبت باقی رہتی ہے۔ اسے خاصانِ خدا کا درجہ حاصل نہیں رہتا۔

نمبر ۳۷:۔ اوامر کے مشاہدے کے بعد اتباع اوامر کا نام عبودیت ہے۔

نمبر ۳۸:۔ عارفین کو وہ نور اور علم معرفت عطا کی جاتی ہے۔ جسکے ذریعے وہ عجائبات قدرت کا مشاہدہ کرتے رہتے ہیں۔ بندہ ربانی چالیس یوم تک کھانا نہیں کھاتا اور بندۂ صمدانی اسی یوم بھوکا رہتا ہے۔

نمبر ۳۹:۔ اولیائے کرام کے ماننے والے کو اللہ تعالیٰ اولیاء کرام ہی میں شامل کر دیتا ہے۔

نمبر ۴۰:۔ اہلِ محبت آتش عشق میں بھی ان لوگوں سے زیادہ خوش رہتے ہیں جو جنت کے عیش سے خوش رہتے ہیں۔

نمبر ۴۱:۔ بندہ دو نسبتوں کے مابین محصور ہے۔ ایک نسبت آدم ہے۔ جو شہوت و آفت کا موجب ہونے کی وجہ سے نسبت بشریت سے تعلق رکھتی ہے اسلئے یہ نسبت محشر میں منقطع ہو جائیگی۔ لیکن دوسری نسبت جو حق تعالیٰ سے منسلک ہے اور جس کے ذریعے کشف و ولایت حاصل ہوتی ہے۔ اس کا تعلق عبودیت سے ہے۔ اور یہ نسبت کبھی منقطع نہیں ہوتی۔ کیونکہ جب باری تعالیٰ بندے کی نسبت اپنی جانب منسوب کر لیتا ہے۔ تو پھر بندے کو کسی قسم کا خوف باقی نہیں رہتا۔ اور وہ اس آیت کا مصداق بن جاتا ہے۔ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ؕ

نمبر ۴۲:۔ اتباعِ سنّت سے معرفت ادائیگی فرض سے قربت اور نوافل سے محبت حاصل ہوتی ہے۔

نمبر ۴۳:۔ عبودیت کی حقیقت دو چیزوں میں منحصر ہے۔ اول یہ کہ خود کو اللہ تعالیٰ کا محتاج تصور کرو۔ کیونکہ یہی عبودیت کی بنیاد ہے اور دوسری اتباع سنت رسولؐ کیونکہ اس میں راحت نفس نہیں ہے۔

نمبر ۴۴:۔ بیم اِک آگ ہے۔ رجا نورِ منور اور محبت نورٌ علیٰ نور ہے۔ اہلِ رجا طلب سے باز نہیں آتے اور اہلِ ذکر ذکر الٰہی سے کمی نہیں ہونے دیتے۔ یہی اہل محبت کی علامت ہے۔

نمبر ۴۵:۔ حضرت شریح رحؒ نے حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ علی نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے رسولِ خدا سے کہ ابدال ملک شام میں ہوں گے۔ اور وہ چالیس آدمی ہوں گے۔ جب ایک فوت ہو جاتا ہے۔ تو پھر دوسرا ابدال آجاتا ہے۔ اسکی برکت سے بارش ہوتی ہے۔ اسکی برکت سے دشمن کفار پر مسلمانوں کا غلبہ ہوتا ہے۔ ان کی برکت سے دنیاوی عذاب اہلِ شام سے ہٹ جاتا ہے۔ دنیا میں نقبا تین سو، نجبا ستر۔ ابدال چالیس۔ اخیار سات۔ قطب چار اور غوث ایک ہوتا ہے۔

نمبر ۴۶:۔ حضرت حسین منصور کے منہ سے انا الحق نکلا تو سولی پر چڑھا دیا۔ اور بایزید بسطامیؒ کے منہ سے سبحانی ما اعظم شانی یعنی میں پاک ہوں۔ اور میری شان بہت بڑی ہے۔ جب وجدیت کی حالت ختم ہوئی تو مریدوں نے پوچھا کہ یہ جملہ آپ نے کیوں کہا۔ تو فرمایا کہ مجھے تو کوئی علم نہیں۔ کہ میں نے کوئی ایسا جملہ کہا ہو لیکن آئندہ اگر اس قسم کا جملہ میری زبان سے نکل جائے۔ تو مجھے قتل کر ڈالنا۔ جب دوسری دفعہ وجد میں یہ جملہ کہا۔ تو آپ کے مریدین قتل کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ لیکن پورے مکان میں انہیں ہر طرف بایزید ہی بایزید نظر آئے۔ اور جب انہوں نے چھریاں چلانی شروع کیں۔ تو ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ جیسے پانی میں چھریاں چل رہی ہوں۔ اور آپ پر قطعاً کوئی اثر نہیں ہوا۔ اگر یہی الفاظ کسی جانور یا درخت کے منہ سے نکلتے تو پھر یہ معرفت کے جاننے والے جانتے ہیں۔ لیکن شریعت کے سامنے دونوں نے سر جھکایا۔ حضرت شبلیؒ نے فرمایا کہ منصور کے منہ سے یہ الفاظ نکلے تو اسے سولی پر چڑھا گیا۔ اور میرے منہ سے یہ الفاظ نکلے تو مجھے دیوانہ سمجھ کر چھوڑ دیا گیا۔ کیونکہ وہ باشعور۔ میں لاشعور یعنی وہ عقلمند اور میں پاگل دیوانہ تھا۔

نمبر ۴۷:۔ توحید کا مطلب ایک یہ ہے۔ کہ خدا اپنی خدائی میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔ دوسرا یہ کہ خدا اس بات کو بھی گوارا نہیں کرتا۔ کہ اسکی مخلوق کسی اور خدا یا اس کا شریک مان لے۔ تیسرا یہ کہ خدا کی سب مخلوق خدا کے لئے یکساں ہے۔ ہر شخص جس وقت چاہے خدا سے رجوع کر سکتا ہے

نمبر ۴۸:۔ مشائخ کا قول ہے کہ طریقت میں جودھواں درجہ کرامت کا ہے۔ اور اٹھارواں اسرار و رموز کا ہے۔ کیونکہ کرامت کا حصول عبادت سے متعلق ہے۔ اور اسرار و رموز کا عقل و فکر سے ہے۔

سوال نمبر ۴۹:۔ جب شقیق بلخی مکہ معظمہ پہنچے تو خیال آیا خانۂ خدا میں تلاش رزق مناسب نہیں۔ اور جب وہاں حضرت ابراہیم بن ادھم سے ملاقات ہوئی تو ان سے سوال کیا۔ کہ آپ نے حصول رزق کے لئے کیا ذریعہ اختیار کیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ اگر کچھ مل جاتا ہے۔ تو شکر کرتا ہوں اور نہیں ملتا تو صبر سے کام لیتا ہوں۔ یہ سن کر حضرت ابراہیم بن ادھم نے کہا۔ کہ واقعی آپ عظیم بزرگ ہیں۔

نمبر ۵۰:۔ حدیث شریف سے ثابت ہے کہ تسبیح یعنی مذکرہ (یاد دلانے والی) حضرت علی سے نقل کی گئی ہے۔ کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ تسبیح کیا ہی اچھی مذکرہ یعنی یاد دلانے والی چیز ہے۔ اسلئے حضور سے لیکر اصحاب کرام محدثین و اولیاء کرام سب نے تسبیح پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ ہر استاد نے اپنے شاگرد کو ایک تسبیح عطا فرمائی اور اس کے پڑھنے کی اجازت بھی دی ہے۔

نمبر ۵۱:۔ مکلف وہ جو قیود شریعت کا پابند ہو۔ یعنی باشعور ہو۔ غیر مکلف وہ جو قیود شریعت سے آزاد ہو۔ یعنی لاشعور۔ پاگل۔ دیوانہ۔